مکتوباتِ غوثِ اعظم
قاضی محمد حمید فضلی
صفہ پبلی کیشنز
اسماعیل سنٹر 109- چیٹرجی روڈ - اُردو بازار - لاہور فون :7324210

مکتوباتِ غوثِ اعظم

حضرت عبدالقادر جیلانی محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ

علیہ فارسی مکتوبات کا ترجمہ

اسماعیل سنٹر109-چیٹرجی روڈ- اُردو بازار- لاہور فون :7324210

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

نام کتاب ـــــ مکتوبات غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ ـــــ قاضی محمد حمید فضلی مدیر ماہنامہ "فیض" شیر گڑھ
زیر اہتمام ـــــ عمر حیات قادری
تعداد ـــــ گیارہ سو
ناشر ـــــ صُفہ پبلی کیشنز لاہور
قیمت ـــــ 40 روپے

ملنے کے پتے

○ صُفہ پبلی کیشنز - اسماعیل سنٹر 109- چیٹر جی روڈ - اُردو بازار ○ لاہور
فون :- 7246101 - 7324210 (042)

○ حجاز پبلی کیشنز - مرکز الاویس - ستا ہوٹل - دربار مارکیٹ ○ لاہور
○ ادارہ فیوضات مجددیہ - خانقاہ فضلیہ - شیر گڑھ ○ مانسہرہ
○ گلیکسی بک سنٹر - 491 طفیل روڈ صدر ○ لاہور کینٹ

فہرست

انتساب

جن کے خطوط

ان کے نام

ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ
شیر گڑھ تحصیل اوگی، ضلع مانسہرہ

نذر عقیدت بحضور غوث پاکؒ

شہرہ آفاق تیری ذات ہے اے غوث زماں
قرب حق اور تصرف بھی تیرا سب پر عیاں

تیرے انفاس کی گرمی سے ہیں مردے زندہ
تیرے انوار کی تاثیر سے ہے سوز نہاں

اپنے باطن میں تجھے انوار کی تابانی سے
دنیا رائی کے برابر بھی نظر آئے عیاں

لوگ مشکل میں تجھے یاد کیا کرتے ہیں
شیئاً للّٰہ، مدد غوث کہ ہم ہیں نالاں

ہے تو واقف جو اسرار خداوندی کا
تجھ سے بڑھ کر کوئی کیا ہو گا بھلا سحر بیاں

ہے تو قطب، اس پہ گواہ جن و ملک اور انساں
ہاں تجھے غوث بھی کہتی ہے اک دنیائے جہاں

تیری تحریر میں ہوتے ہیں نکات و اسرار
تیری گفتار میں ہے سیل معارف بھی رواں

ہوئے غروب چڑھے شرق ولایت کے کبھی جو سورج
رہیگا تا بہ ابد تیری ولایت ہی کا نیّر تاباں

نقشبندی ہوں میں خواجہ تیرے در پہ حاضر
"فیض" "فضلی" کا لیے تیرے قلم کے عنواں

شاہ جیلاں کے حضور اپنی عقیدت کی نذر
کیا گدا پیش کرے؟ ایسا بھی ممکن ہے کہاں

اے حمید عاشق غوثم متاع ہر دو جہاں
کم ز ذاتِ مقدس ذرا وہم و قرباں

منجانب "فیض" وادارہ فیوضات مجددیہ
وابستۂ شاہان نقشبند

عرضداشت

قدرت اپنی مہربانیوں سے جن خاندانوں کو علم و فضل اور معرفت و حقائق سے نوازتی ہے تو ان میں ایسے افراد کو جنم دیتی ہے جو اس خاندان کو شہرتِ دوام بخش دیتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک خاندان "قضاۃ تناول، ریاست امب" کا ہے۔ اس خاندان کے اکابر علم و فضل و تعلق باللہ میں اپنے علاقہ میں شہرت کے حامل تھے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں ان کو علم ظاہری کی دولت سے نوازا تھا اور اس کے لئے انہیں ہر قسم کی سہولتیں فراہم کی تھیں جس سے انہوں نے علم ظاہری کے لئے ہر علم اور اس کی ہر فن میں معتدبہ کتب کا ذخیرہ جمع کیا تھا، وہاں سلوک و معرفت میں بھی احوال و مواجید کی عملی مشق کے ساتھ ساتھ ایسی کتب جو لنثبت فؤادك (تیرے دل کے ثبات کے لئے) کے تحت احوال و معارفِ بزرگان کے تذکرے سے مزین ہوں، جمع کیں۔ اس خاندان کے کتب خانہ میں علوم کی تمام قسموں کی کتب و ہر فن و ہر علم کے نسخہ جات موجود ہیں۔ معارف و علوم حقیقت کی کتب میں آج بھی اس کتب

خانہ میں نایاب جواہر موجود ہیں۔

ان میں سے حضرت ابوالخیر محمد بن احمد مراد آبادی، فاروقی نقشبندی کی تصنیف "کلمات طیبات" کا ایک نسخہ جسے امجد علی صاحب نے ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء کو مراد آباد (یوپی) کے مطبع العلوم نامی مطبع سے شائع کیا تھا اور جو حضرت غوث الثقلینؒ، حضرت مظہر جان جاناںؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت قاضی ثناء اللہؒ اور حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے ایک مختصر رسالے پر مشتمل ہے، موجود تھا۔ مدت سے خیال تھا کہ اس مجموعے کو اردو زبان میں منتقل کر کے افادۂ عام کے لئے چھپوا لیا جائے، مگر کتب خانہ کے مالکان جو علم و فضل رکھنے کے باوجود اس خیال کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر رہے۔ حضرت قاضی محمد حمید فضلیؒ اپنی باطنی کیفیات کی وجہ سے اکثر یہ جواب دیتے:

؎ بہ آشیاں ننشینم ز لذت پرواز
گہے بہ شاخ گلم گاہ بر لب جو ئیم

ہم بھی آپ کے قرار کے انتظار میں تھے۔ بالآخر ہماری دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل کا وقت قریب آگیا اور آپ نے "کلمات طیبات" سے حضرت غوث الثقلینؒ کے مکاتیب کا سر دست ترجمہ کیا ہے۔ امید ہے کہ باقی ماندہ مکاتیب بھی جلد ترجمہ ہو کر زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے

ہاتھوں میں پہنچ سکیں گے۔

"کلمات طیبات" کے مصنف حضرت ابوالخیرؒ، حضرت مولانا فضل الرحمٰنؒ کے مرید تھے۔ آپؒ نے اس کے دیباچہ میں فرمایا ہے۔ "سن شعور سے روحانیت کے تصفیہ کے لئے میں مضطرب تھا اور تحصیل علم کے بعد خیال کیا کہ عام طور پر آج کل نامکمل پیروں کا دور ہے جنہوں نے دین میں نئی چیزیں داخل کر کے ان کو جزو دین بنادیا ہے، جو کتاب و سنت سے کچھ مس نہیں رکھتیں۔ فقراء و علماء کے لباس میں ان رہزنانِ طریقت اور گندم نما جو فروشوں سے جان بچا کر حضرت مولانا فضل الرحمٰنؒ کی خدمت میں قائدِ خیر کی توفیق سے حاضر ہو کر مرید ہوا۔ دوران ارادت مجھے قدیم و جدید کتب کے مطالعہ کی توفیق ہوئی تو مجھے حضرت مظہر جان جاناںؒ کے مکاتیب ملے۔ اور اسی تلاش میں حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کے مکاتیب بھی، اور اسی طرح شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے خطوط بھی ملے۔ میں نہیں چاہتا کہ خود ان سے اکیلے حظ اٹھاؤں۔ بلکہ افادہ عام کی خاطر ان متفرقات کو جمع کر کے ہر باغ کی گل چینی کرتے ہوئے آخر میں رسالہ اسرار العارفین و سیر الطالبین شہاب الدین سہروردیؒ بھی اس مختصر کے ساتھ شامل کیا کہ سلفِ صالح کی سیرت سے لوگ آگاہ ہو سکیں۔ اس مجموعہ

کو "کلمات طیبات" کے نام سے موسوم کر کے پیش کر رہا ہوں۔"

ہم بر دست حضرت غوث الثقلینؒ کے خطوط مع آپؒ کے مختصر حالت زندگی کے پیش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ہماری اس پیشکش کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور علماء و صوفیاء حضرات شیخؒ کے ان گراں مایہ موتیوں سے اپنے دامن علم و صلاح کو مزین کریں گے۔

افسانۂ یاران خدا خواندم و رقم
دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رقم

اور

آسمان سجدہ کند بہر زمینی کہ درو
یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند

شمس مجددی
ناظم ادارہ

خط کے بارے میں

قارئین کرام کے سامنے اس کا تاریخی پس منظر بیان کرنے میں بات طول پکڑ جائے گی۔ تاریخ میں ہے کہ خط کی ایجاد سے اظہار مدعا کے لئے ہر حرف کی شکل بنادی جایا کرتی ہے۔ مثلاً 'نون' کے لفظ کو بیان کرنا ہو تو مچھلی کی شکل بنائی جاتی تھی۔ قدیم مصری اور یونانی باشندوں میں حروف تشبیہی مستعمل ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ عرب میں "وادی مکاتیب" کے نام سے ایک جنگل ہے جس میں حروف تشبیہی منقوش ہیں اور جو ڈیڑھ کوس پر پھیلی ہوئی ہے۔ حروف کے لئے ہر ایک قوم نے جداگانہ شکلیں مقرر کی ہیں۔ خط ہندی، سریانی، یونانی، عبرانی، قبطی، معقلی، کوفی، کشمیری، حبشی، روحانی، ریحانی۔ خطوط مشہور ہیں۔

واضح خط

حضرت آدمؑ کے متعلق، عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ تیس برس قبل اپنی وفات سے اپنے فرزند

وں میں سے ہر گروہ کے لئے الگ الگ زبان مقرر کر کے مٹی کی تختیوں پر علیحدہ علیحدہ رسم الخط ایجاد فرما کر لکھا اور ان تختیوں کو آگ میں پکایا۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اسماعیلؑ نے خط اور لغت عرب کو ایجاد کیا۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت ادریسؑ خط کے موجد ہیں۔ ابن قتیبہ کی یہی رائے ہے، عروہ بن زبیر کا ایک قول ہے کہ خطوط کے موجد ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضطغ نامی مدین کے بادشاہ تھے جو حضرت شعیبؑ کی بستی تھی۔ کلمن ان سب سے بڑا سردار تھا جو بادل والے دن کے عذاب میں ہلاک ہوا کلمن کی لڑکی نے اس کا مرثیہ لکھا جس میں وہ کہتی ہے۔

"کلمن نے میرا گھر ویران کر دیا جو وسط محلّہ میں تھا وہ قوم کا سردار جسے آگ نے جو بادل کے درمیان تھی گھیر لیا پھر ان کے گھر ویران ہو گئے۔"

ابن قتیبہ معارف میں اور اسی طرح مدائینی عربی خط کا موجد مرامر بن مرہ کو جو انبار کا رہنے والا تھا بتاتے ہیں اور اسلم بن سلارہ، عامر بن حذرہ، مرامر بن مرہ نے شکلی خطوط ایجاد کی، اسلم بن سدرہ نے فصل (جدا لکھنا) وصل (ملا کر لکھنا) ایجاد کیا، عامر نے نقطے وغیرہ ایجاد کئے۔

اظہار ما فی الضمیر

کے لئے قدرت نے قلم کو ذریعہ بنایا اور حضور ﷺ پر سب سے اول وحی وہ فرمائی جس میں قلم کے ذریعہ تحصیل علم پر احسان فرمایا۔ انسانی تنفس و آواز کی طرح قلم کے شہ پارے بھی مختلف ہیں اور اس کے مدعا کو دوسروں تک پہنچانے کے لئے خطوط کی بھی مقاصد کے لحاظ سے مختلف قسمیں ہیں۔ حکومتی خطوط، تجارتی خطوط، علمی خطوط۔ خطوط میں جو اہمیت کسی داعی کے خطوط کی ہوتی ہے وہ دوسرے خطوط کی نسبت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

قرآن کریم

میں ایک داعی کے خط کا نمونہ ملتا ہے جو اپنے اختصار کے باوجود تفصیلات کا ایک سمندر لئے ہوئے ہے۔ وہ حضرت سلیمانؑ کا خط ملکہ سبا کے نام۔ جو سورۃ نمل ۳۰،۲،۱۹ میں ہے۔

وہ معزز خط یہ ہے

"یہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے وہ خدائے انتہار حیم و مہربان ہے
میرے خلاف سرکشی نہ کرو اور تابعدار ہو کر آجاؤ۔"

اس خط میں

داعی حق کا تعلق باللہ، اعتماد علی اللہ اور باطنی قوت کی وہ کیفیت ہے جس میں مکتوب الیہ کی تمام وجاہت، برتری، جو اللہ کے خلاف ہے ہیچ نظر آتی ہے اور اسے رحم والی ہستی کی طرف رہنمائی ہے کہ تم نے جو کچھ کیا وہ سب کچھ معاف ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے حقیقی تابعداری ہے۔ تعلق والوں کے خطوط میں جو انوار ہوتے ہیں ان کی نورانی نظر سے قلم کے ذریعے لفظ لکھا جاتا ہے وہ تاثرات کی ایک دنیا اپنے اندر لئے ہوتا ہے۔ اور مکتوب پر جو اثر مرتب ہوتا ہے وہ قابل دیدنی ہوتا ہے۔ بلقیس کا تاثر قرآن کریم والوں پر مخفی نہیں، یہی چیز ہوتی ہے جو داعی کے خطوط کو دوسروں سے ممتاز کرتی

ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں زندگی بھر جس خط سے محظوظ ہوا وہ حضور علیہ السلام کے خطوط کے بعد حضرت علیؓ کا خط تھا جس میں آپ انہیں لکھتے ہیں۔ انسان اس چیز کے حصول میں خوشی محسوس کرتا ہے ہے جو اسے ہر حال میں ملنی ہوتی ہے اور اس چیز کے نہ ملنے پر خفا ہوتا ہے جو کسی حال میں اسے نہیں مل سکتی۔ اس لئے جو مل جائے اس پر خوش ہونا اور جو نہ ملے اس پر خفا ہونا۔ ان میں سے نہ ہو جو آخرت کو بغیر صالح عمل چاہتے ہیں اور لمبی امیدوں کے سہارے توبہ سے محروم رہتے ہیں۔

اسی طرح حضرت علیؓ

ایک خط میں فرماتے ہیں جو شخص مال کے بغیر دولت مند ہو اور قوم قبیلے کے بغیر عزت مند ہو اور حکومت کے بغیر برتری حاصل کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کی ذلت سے نکل کر اس کی بندگی کی عزت کی طرف آئے۔

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تیری جوانی تک

حضرت غوثؒ کے خطوط کی اشاعت بھی عمل صالح اور عبدیت رب کی ایک دعوت ہے اور اپنے اندر انوار الٰہیہ کا پرتو لئے ہوئے ہے۔ خطوط کی حث میں ہمارا ایمان ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ حضرت غوثؒ کے خطوط کی شہ سرخی کے طور پر اسی لقمی کے وہ خطوط جو تاریخ کے اوراق میں جگمگاتے ہوئے ہیروں کی مانند ہیں۔ آپ کے سامنے لائیں جائیں تاکہ خطوط کی دنیا کے ان انوکھے موتیوں سے آپ کلی طور پر متعارف ہو سکیں۔ اور خطوط کے متعلق جو حث ہے وہ مکمل ہو جائے۔

قاضی شمس الرحمٰن فضلی

ناظم ادارہ فیوضات مجددیہ خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ (مانسہرہ)

تعارف مترجم

ضلع ہزارہ کے شمال مغرب میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی آبادی پر مشتمل

ایک چھوٹی سی ریاست "امب" کے نام سے مشہور تھی جو اپنے دائرہ حکومت میں آزاد تھی بیرونی سیاست میں وہ صوبہ کے گورنر کی وساطت سے براہ راست گورنمنٹ آف انڈیا کے ماتحت تھی۔

پاکستان بننے کے بعد دیگر ریاستوں کی طرح یہ ریاست بھی پاکستان کا حصہ بنی - صوبہ سرحد کی پانچ ریاستوں دیر، چترال، سوات، امب، پھلرہ، میں یہ ریاست امب کچھ خاصیتوں کی حامل تھی، یہاں کا داخلی قانون اور نظام شریعت حقہ کے قوانین کے تحت تھا، یہاں باقاعدہ محکمہ قضاء و افتاء و احتساب تھا، علماء کو بڑی بڑی جاگیریں دی ہوئی تھیں، یہاں کا حکمران خاندان، جو تنولی قوم کا سربراہ تھا۔ سادات پرور، علماء وصوفیاء پرور تھا۔

ریاست کے دو صدر مقام

ریاست مذکور کے موسم کے لحاظ سے دو صدر مقام تھے۔ ایک

گرمائی اور ایک سرمائی۔ گرمائی صدر مقام شیر گڑھ تھا اور سرمائی درہند لمب۔ یہ ہر دو مقام انتظام کے لحاظ سے بھی الگ الگ تھے۔ چنانچہ درہند لمب کا محکمہ قضاء و افتاء و احتساب الگ تھا اور شیر گڑھ کا الگ۔

محکمہ قضاء کی ذمہ داری

قوانین کی ترویج، میراث، طلاق، نکاح، قرضہ، دیوانی (جوڈیشل) فیصلے قاضی صاحبان کرتے۔ ان کے علاوہ دینی تعلیم اور اس کی ترویج اور اس کے لئے مختلف علماء کا تقرر و عزل بھی اسی محکمہ سے متعلق تھا۔ مساجد کی تعمیر کے لئے اور علماء کی ترقی و امداد کے لئے قضاۃ کی سفارش پر ہی فیصلے ہوا کرتے تھے۔ محکمہ قضاء شیر گڑھ پر حضرت قاضی عبداللہ فضلیؒ صاحب رونق افروز تھے اور قضاء لمب درہند پر ان کے چھوٹے بھائی محمد اسحاقؒ صاحب متمکن۔ اور یہ ہر دو بزرگ روحانی ترویج میں بھی مختلف بزرگوں سے مجاز تھے۔ اپنے والد قاضی مفتی محمد علی کے علاوہ مجاہدین آزادی کے جید عالم عبدالکریم صاحبؒ دہلوی کے خلیفہ حضرت مولوی صاحب بانڈی کٹھن شیر گڑھ اور حضرت قاسم صاحب موہڑوی نے بھی انہیں ممتاز

خلافت کیا تھا بلکہ انہوں نے اپنے صاحبزادوں کو علم دین کے حصول کی ابتداء میں "گلستان" کا ابتدائی سبق بطور تبرک حضرت قاضی عبداللہ فضلیؒ سے دلوایا تھا۔

ریاست امب

اپنے دو صد سالہ اقتدار میں قوانین شرعیہ کے نفاذ میں حضرت علامہ دوراں، فہامہ زماں حضرت قاضی محمد علی مفتی صاحب نوراللہ مرقدہ کے ممنون احسان تھی۔آپ پٹھان یوسف زئی قبیلہ کی شاخ آباخیل سے تعلق رکھتے تھے۔آپ کے اکابر سید علی بن قاضی محمد دلیل اپنی قوم یوسف زئی پٹھانوں کی دنیاوی سیادت کے علاوہ دینی سیادت کے بھی روح رواں تھے۔نواب امب اکرم خان بن جہانداد خان مرحومین کی دعوت پر آپ نے پشاور سفید ڈھیری نزد پشاور یونیورسٹی سے اپنی ذاتی جائداد چھوڑ کر محض ترویج شریعت مطہرہ کے مقدس مشن کے تحت ریاست امب میں منصب قضاء کو قبول فرمایا۔آپ نے ظاہری علوم کے معرج پر متمکن ہونے کے علاوہ سلسلہ نقشبندیہ میں سر صاحبزادہ عبدالقیوم وزیر صوبہ سرحد کے نانا

سید امیر صاحبؒ کوٹھہ شریف کے خلفاء میں سے تھے۔آپ کی اویسی نسبت شاہ نقشبندیہ سے تھی۔ شاہ نقشبندیہ کا نام سنتے ہی آپ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ کے ذاتی مکاشفات ان کے اپنے قلم سے ان کی کتابوں پر حوالہ تاریخ مندرج ہیں۔ شاہ نقشبندیہ کے قول "مافضلیا نیم" کی نسبت سے آپ اپنے آپ کو فضلی کہتے تھے۔ حضرت کے وصال کے بعد آپ کے دونوں بیٹوں کو علی الترتیب شیر گڑھ و درہند امب کے منصب قضاء پر فائز کیا گیا۔ شیر گڑھ میں آپ کے بڑے بیٹے قاضی عبداللہ فضلیؒ اور امب درہند پر قاضی محمد اسحاق فضلیؒ۔ صاحب ترجمہ محمد حمید فضلی حضرت قاضی عبداللہ فضلیؒ کے چوتھے صاحبزادے ہیں۔آپ سے تین بڑے صاحبزادے حضرت قاضی غلام یحییٰ صاحب ، حضرت قاضی صبغتہ اللہ صاحب ، حضرت قاض عبد الرزاق صاحب اور ایک چھوٹے ہیں قاضی عبیداللہ حلیم فضلی۔ سب سے بڑے قاضی غلام یحییٰ صاب فوت ہو چکے ہیں اور باقی چار بحمد اللہ بقید حیات ہیں۔

(ان میں بھی اشاعت ہذا کے وقت صرف صاحب ترجمہ اور ان کے چھوٹے بھائی قاضی عبیداللہ حلیم فضلی مدیر ماہنامہ القلم اوگی ،مانسہرہ بقید حیات ہیں۔باقی مرحومین کو اللہ تعالیٰ بخشے۔ آمین)

قاضی حمید فضلی صاحب

آپ نے علم اپنے بڑے بھائیوں اور والد سے پڑھا۔ آپ کے والد کے اساتذہ میں حافظ دراز پشاوری' محمد ایوب پشاوری' عبدالرب پشاوری داربنگوی اور بھائیوں کے اساتذہ میں مولانا فضل حق رامپوری' مولانا معین الدین اجمیری' حضرت وصی احمد پیلی بھیتی' حافظ مہر محمد اچھروی تھے۔ آپ کا خاندان علوم عقلیہ ونقلیہ میں ممتاز تھا۔ اور ہزارہ کے علمی معرکوں میں بحمداللہ اس خاندان کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا۔ اس وقت کا ہزارہ علماء وفضلاء کا گڑھ ہوا کرتا تھا۔ خود مترجم نے فنون کی تکمیل کے لیے ہندوستان کی مشہور مدارس میں اپنی عمر کا کچھ حصہ گزارا۔ اور وقت کے جید علماء واساتذہ سے علم حاصل کیا۔

یہ سن ۴۶' ۴۵ء کی بات ہے پاکستان نیا نیا بن رہا تھا اس وقت ان کی پندرہ سولہ سال کے لگ بھگ ہوگی' فراغت کے بعد اکابرین کے مسند پر باقاعدہ پانچ چھ سال تک درس دیتے رہے۔ بعد داعیہ باطن کے تحت حضرت قاضی صدرالدینؒ ہری پور درویش' حال خانقاہ صدریہ نقشبندیہ نزد ریلوے

سٹیشن ہری پور ہزارہ کے دست حق پر بیعت ہوئے آخر میں سب کچھ چھوڑ کر ان کی خدمت میں کلیۃً رہے تقریباً دس ماہ کے عرصے میں آپ کو خلعت خلافت سے نوازا گیا۔ ۱۹۶۲ء آپ نے نہایت قلیل عرصہ میں پانچ ماہ کچھ دنوں میں قرآن کریم حفظ کیا۔

خلافت کے حصول کے باوصف آپ نے ملک کے مختلف اکابرین سلاسل سے ملاقاتیں کیں۔ مختلف مزارات پر چلہ کشی کی جن میں سلطان باہوؒ، بابا فرید گنج شکرؒ پاک پتن، بھلے شاہؒ قصور، محمد مہارویؒ چشتیاں اور سون سکیسر کی خانقاہ حضرت موسیٰ زئی ڈیپ شریف میں بھی ایک چلہ کیا۔ آپ ہر سال سردیوں میں مدیر محترم حضرت حاجی فضل احمد صاحب کے ہاں قیام کرتے، اس دوران ماہنامہ سلسبیل میں آپ کے مضامین، قرآن، حدیث، تصوف پر چھپا کرتے اور بطور نائب مدیر آپ کا نام کئی عرصہ تک سلسبیل کی زینت بنا رہا۔ آج کل خود پیش نظر مجموعہ "فیض" کے نام سے ترتیب دے رہے ہیں۔

پیش نظر ترجمہ آپ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، اس میں محترم موصوف کی قابلیت نمایاں طور پر نکھری نظر آتی ہے اور پختگی فکر نمایاں طور پر عیاں ہے۔ آپ باقاعدہ طور پر سلسلہ نقشبندیہ میں مریدین کی تربیت فرما

رہے ہیں۔ میرے پیر بھائی ہیں اور اس انس کی وجہ سے کچھ اظہار عقیدت و خیال کیا گیا ہے تاکہ موصوف کا تعارف تفصیلی طور پر ہو سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو خدمت دین کی مبرور و مقبول توفیق ارزانی فرمائے اور زندگی کے لمحات کو ترویج خیر کے لئے طول دے۔

اللھم متعنا بطول حیاتہ۔ آمین

(قاضی محمود الحسن، آستانہ عالیہ قاضی صاحب)

"تخت پڑی" براستہ روات۔ ضلع راولپنڈی۔

۱۲ شعبان ۱۴۰۲ھ

حالات حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ

کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد جب کوئی بندہ اسلام کی دہلیز پر قدم رکھتا ہے تو کفر کی تمام ظلمتیں اس سے ڈھل جاتی ہیں اور وہ " اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور (سورۃ بقر۔پ ۳) (اللہ دوست ہے ان لوگوں کا جو ایمان لاتے ہیں وہ ان کو ظلمتوں سے نکال کر نور کی دنیا میں لے آتا ہے)۔ کے مصداق نور کو اس کلمہ شہادت پڑھنے سے اپنے اندر سمالیتا ہے۔ اور یہی اسلام کے فوائد میں سے اس کا بنیادی فائدہ ہے ۔ ہر مسلمان میں ایک نورانی کرن اس کے ایمان کی بدولت ہوتی ہے اور وہ مسلمان جسے اللہ تعالیٰ نے عقل سلیم اور فطرت صالحہ سے نوازا ہے وہ اس نور کو جلا بخشنے کی فکر میں اعمال صالحہ سے اور ذکر میں اپنے اوقات معمور کر دیتا ہے۔ نور ایمانی کو جلا بخشنے والی کیفیات قرب خداوندی کا باعث ہوتی ہیں اور اس راہ میں والذین جاھدوا فینا لنھد ینھم سبلنا۔ (جو ہماری کوشش میں طلب کرتے ہیں ہم ان کی راہ کی مشکلیں آسان کر دیتے ہیں اور اپنی طرف رہنمائی کرتے ہیں)۔

ہم دیکھتے ہیں کہ تاریخ اسلام کا ہر صفحہ طلب والوں کی سنہری یادوں سے مزین ہے۔ صحابہ۔ پھر تابعین۔ پھر تبع تابعین۔ کس کس کا نام لیں اور کس کس کا تذکرہ کریں ایک سے ایک قرب الٰہی کا متوالا اور نام رب کا عاشق تھا۔ ان کے اعمال وافعال خلوص کے زیور سے آراستہ تھے اور وہ "عباد اللہ الصالحین"۔ (اللہ کے صالح بندے) کی صفت سے متصف تھے۔بعد کے ادوار میں اسلام کے وسیع دامن میں نو وارد دین اسلام کا ہجوم ہوا تو باطنی نور اور اخلاص کی طرف اس قسم کا مجموعی خیال نہ رہا، جیسا کہ خیر القرون میں تھا۔ اسی لیے بعض مخصوص لوگ جو دل کے ارادوں کے نگہبان اور اعمال کو خلوص کے معیار پر پرکھنے والے تھے، عام سوسائٹی سے الگ ہو کر اپنے باطن کی تعمیر و اصلاح اور عمل کے خلوص کی نگہبانی کو وطیرہ بناتے رہے۔ اس لحاظ سے جو لوگ ممتاز بنے، ان کو صوفیاء کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ اس حیثیت سے تعلق باللہ والے لوگوں میں بہت سے لوگ اپنے زمانہ میں قرب الٰہی کے منازل میں انتہائی بلند مقام پر فائز ہوئے اور حتی کہ باطنی کیفیات میں جذبات سے مغلوب ہو کر "سبحانی ما اعظم شانی"۔ (میں پاک ہوں میری بڑی شان ہے) بھی کہہ گئے اور "انا الحق" (میں حق ہوں) کہہ کر حق کو پیارے ہو گئے۔ اسی قسم کے ممتاز افراد امت

میں سے غوث الثقلین امام الطائفین شیخ الاسلام والمسلمین ابو محمد محی الدین عبد القادر الحسنی والحسینی الجیلانی کی ذات گرامی بھی تھی۔ ان کو قرب الٰہی میں وہ مقام، وہ تمکنت، وہ صولت، وہ رعب، وہ عزت، وہ شہرت، وہ تصرف حاصل ہوا جو بہت کم کسی کو نصیب ہو گا۔ آج تک یا سیدی عبد القادر شیئاً للہ کا ورد زبان زد خلائق ہے۔ آپ کو قدرت نے جس طرح اپنے قرب میں ممتاز کیا تھا اسی طرح عوام کے مفاد میں بھی آپ ممتاز تھے۔ وعظ کی محفل میں اگر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ خضرؑ کو ببانگ دہل پکارتے ہیں۔ "موسوی آ اور محمدی کے کلام سے استفادہ کر"۔ تو دوسری طرف جب محفل وعظ میں دوران تقریر پرندوں پر نظر پڑتی ہے تو وہ پھڑ پھڑا کر زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنی جان کا نذرانہ نگاہ نور کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ درس ہو یا وعظ، مراقبہ ہو یا محفل ذکر، آپ ہر میدان میں ممتاز، ہر فن میں مشاق، وعظ کے الفاظ میں وہ شوکت، وہ رعب، وہ طنطنہ، وہ بندش، وہ عظمت، کہ دنیا بھر کے مقرر و خوش بیاں مقابلہ نہ کر سکیں۔ تحریر میں ہو تمکنت، وہ سلاست اور جودت کہ دنیا کے نثر نگار اور ادب کے شہنشاہ گردن نہاد ہوں۔ عربی میں گویا ہوں تو سحبان وائل رو بخجالت ہو جائے۔ فارسی میں لکھیں تو حافظ شیرازی و شیخ سعدی عش عش کر جائیں، غرضیکہ......

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جایں جااست

آپؒ کی سوانح حیات پر صوفیوں نے، محدثین نے، مدرسین نے، مورخین نے، مقلدین نے، غرضیکہ ہر مکتبہ فکر اور ہر شعبہ حیات سے تعلق رکھنے والوں نے کسی نے کم، کسی نے زیادہ اظہار خیال کیا ہے۔ ذیل میں ہم آپ کی سوانح حیات پر لکھی ہوئی سابقہ کتب کا مختصر تعارف کراتے ہوئے حضرت قطب صمدانی غوث ربانی کے مختصر حالات زندگی پیش کرنے کی سعادت سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ انشاءاللہ!

۱: انوار الناظر فی معرفۃ اخبار شیخ عبد القادر

(مصنف: ابوبکر عبداللہ بن نصر بن حمزۃ التیمی البکری الصدیقی البغدادی)

آپ غوث پاکؒ کے شاگرد تھے اور آپ سے خرقہ بھی لیا، عراق کے مفتی تھے اس زمانہ میں آپ کے ہم عصروں میں سے قاضی ابو القاسم بن درباس نے غوث اعظم کی کرامات میں اور حافظ ابو منصور عبداللہ البغدادی اور ابو الفرج عبد المحسن حسین بن محمد البصری نے آپ کے مناقب لکھے۔

چونکہ یہ منفرد تصانیف نہیں تھیں اس لئے ان کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے۔

۲ : بہجتہ الاسرار و معدن الابرار

اس کتاب میں مشائخ ابرار و سادات اخیار کا ذکر ہے جن میں سب سے اول شیخ عبد القادر جیلانیؒ کے حالات مفصلاً ذکر کئے ہیں اور آخر میں امام احمد بن حنبلؒ کے حالات ہیں۔ اس کتاب کے مصنف شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشافعی المعروف بابن جھضم الھمدانی۔ آپ حرم شریف کے مجاور تھے یہ کتاب آپ ۶۲۰ ھ میں لکھی۔ آپ علم نحو، علم تفسیر، علم قرأت میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور قاہرہ کی جامع ازہر میں قرأت کے استاد بھی رہے۔ یہ کتاب اکتالیس فصلوں پر مشتمل ہے جن میں پہلا فصل حضرت غوث پاکؒ کے حالات و مناقب میں ہے جو بہت طویل ہے اس کی تصنیف کی وجہ یہ ہے کہ آپ سے شیخ عبد القادرؒ کے قول " قدمی ھٰذ علی رقبته کل ولی لله سبحانه و تعالیٰ " کے متعلق سوال کیا گیا تھا، جس کے جواب میں آپ نے یہ کتاب تصنیف کی، ابن الوردی اور اسی طرح شہاب ابن حجر عسقلانی نے اس کے مندرجات پر اعتراضات کئے ہیں اور کہا ہے کہ سید عبد

القادر کے اوصاف میں اتنے مبالغات کئے گئے ہیں جو شان ربوبیت کے لائق ہیں۔ صاحب کشف الظنون نے ایسے لوگوں کو غبی اور جاہل کہا ہے اور فرمایا ہے کہ مرغی کے زندہ کرنے کی روایت کی وجہ سے یہ لوگ ایسا کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ قصہ تو تاج الدین سبکی نے، ابن زماعی نے، شمس الدین زکی حلبی نے اپنی کتاب الاشراف میں اور امام یافعی نے نشر المحاسن، روض الریاحین اسنی المفاخر میں ذکر کیا ہے۔ یہ کوئی مستبعد چیز نہیں، یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔

۳ : مناقب الشیخ عبد القادر الگیلانی۔

(مصنف : قطب الدین موسیٰ بن محمد الیونینی الجلبی۔ متوفی ۷۲۶ھ)

اس کتاب کی وجہ تصنیف مصنف نے یہ بیان کی ہے کہ جب میں نے سبط ابن جوزی کی تصنیف مرأۃ الزمان فی تاریخ الاعیان دیکھی اور اس کا اختصار کیا تو اس میں غوث پاکؓ کے حالات بہت مختصر ذکر تھے۔ اس لئے میں نے یہ مستقل کتاب آپ کے مناقب میں لکھی جس کے مضامین کئی

کتابوں سے جمع کیے۔

۴ : اسنی المفاخر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر۔

مصنف : امام عبداللہ بن اسعد یافعی الشافعی۔ (متوفی ۷۶۸ھ)

مصنف خود صوفی صاحب حال ہیں ان کی فن تصوف میں اور تاریخ میں عمدہ کتابیں ہیں۔ آپ نے اس کتاب کا خلاصہ حضرت غوث پاک کے حالات میں لکھا۔

۵ : خلاصۃ المفاخر فی اخبار شیخ عبد القادر۔ بھی لکھا۔

۶ : روضہ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر۔

مصنف : مجد الدین ابو الطاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم الشیرازی الفیروزآبادی۔ (متوفی ۷۱۷ھ)۔

کی تصنیف شدہ ہے۔ آپ مشہور و معروف کتاب لغت قاموس کے مصنف ہیں۔ لغت میں آپ امام تھے، آپ کی اور بھی بہت سی تصانیف ہیں۔

۷ : درالجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر۔

مصنف : سراج الدین ابو حفص عمر بن علی بن الملقن الشافعی (متوفی ۸۰۴)

آپ مصر کے مشہور فقہاء میں سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابوں کے شروحات لکھے ہیں جن میں بخاری شریف، عمدہ، منہاج تنبیہہ، حاوی، منہاج بیضاوی، اشباہ والنظائر قابل ذکر ہیں۔

۸ : قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر۔

مصنف شیخ محمد بن یحیی الحموی التاذخی الحلبی۔ (متوفی ۹۶۳ھ)

آپ نے اس کتاب کی وجہ تصنیف یہ بتائی ہے کہ میں نے قاضی القضاۃ مجید الدین عبدالرحمان القدسی الحنبلی کی کتاب "معمر فی انباء من عبر" کا مطالعہ کیا تو اس میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے حالات کو مختصر پایا۔ اس لئے میں نے دیگر کتب کی مدد سے آپ کے حالات میں یہ جامع کتاب لکھی۔

۹ : الروض الزاہر فی مناقب الشیخ عبد القادر۔

مصنف : ابو العباس احمد بن محمد القسطلانی۔ (متوفی ۹۲۳ھ)

اس کتاب کے علاوہ آپ کی دیگر مشہور تصانیف میں سے مواہب لدنیہ ہے۔

۱۰ : نزہتہ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر۔

مصنف : ملا علی بن سلطان محمد القاری الحنفی المکی۔ (متوفی ۱۰۱۴ھ)

مصنف احناف میں کثیر التعداد کتب کے مصنف ہیں ان کی علمی شہرت علماء عالمیان پر عیاں ہے، مشکوٰۃ کی سب سے عمدہ شرح مرقات آپ کی تصنیف ہے۔

تلک عشرۃ کاملہ۔ (دس تمام)

کے بعد مزید کسی سوانح عمری کی ضرورت نہ ہونی چاہیے مگر چونکہ آپ کو پاک و ہند میں گیارہویں والے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس لئے

ہندوستان ہی کے مایہ ناز محدث شیخ عبدالحق دہلوی نے "زبدۃ الآثار" لکھ کر گیارہویں والے کے مناقب میں گیارہویں پیش کردی۔

جزاھم اللہ عنا وعن جمیع المؤمنین بحرمتہ سید المرسلین. آمین!

آپ کا نسب اور جائے پیدائش

فارس کے شمال میں بحیرہ خزر کے جنوبی ساحل سے ملحق گیلان کا زرخیز صوبہ جس کا رقبہ چھ ہزار مربع میل تھا۔ اسی کے قصبے "نیف" میں ۴۷۰ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ یاقوت حموی (متوفی ۶۲۶ھ) نے قصبہ کا نام "بشتیر" بتایا ہے۔ اس تعارض کا رفع دونوں جگہوں کو ایک ماننے یا ایک جگہ پیدائش اور دوسری جگہ پرورش پانے پرسے ہو سکتا ہے۔ تاہم آپ کے گیلانی ہونے میں کوئی کلام نہیں۔

نسب کے لحاظ سے آپ ثابت النسب سید ہیں۔ والد ماجد کی طرف سے حسنی اور والدہ محترمہ کی طرف سے حسینی ہیں۔

والد ماجد کے نسب سے شجرہ

عبد القادر بن ابی (حافظ ذہبی و حافظ ابن رجب نے ابو صالح عبد اللہ بن جنگی دوست لکھا ہے۔) صالح موسیٰ جنگی دوست بن الامام ابی عبد اللہ بن الامام یحییٰ الزاہد بن الامام محمد بن الامام داؤد بن الامام موسیٰ بن الامام عبد اللہ بن الامام موسیٰ الجون (جون: سفید و سیاہ پر اطلاق ہوتا ہے یہاں سیاہ مراد ہے کیونکہ آپ کا رنگ گندمی تھا۔) بن الامام عبد اللہ المحض (محض کے معنی خالص ہیں۔ آپ غلامی سے خالص تھے۔) بن الامام الحسن المثنیٰ (مثنیٰ یعنی حسن ثانی۔) بن الامام امیر المؤمنین سیدنا الحسن بن الامام اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ و عنہم اجمعین۔

والدہ محترمہ کے نسب سے شجرہ

سید تنا ام الخیر امۃ الجبار بنت السید عبد اللہ الصومعی الزاہد بن الامام ابی جمال الدین السید محمد بن الامام السید محمود بن الامام السید ابی عبد اللہ بن الامام السید کمال الدین عیسیٰ بن الامام السید ابی علاؤ الدین محمد الجواد بن

الامام علی الرضا بن الامام موسیٰ الکاظم بن الامام جعفر الصادق بن الامام محمد بن باقر الامام زین العابدین بن الامام ابی عبداللہ الحسین بن الامام اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ رضی عنہ و عنہم اجمعین۔

پھوپھی، والدہ، نانا کی کیفیت

آپ کے نانا سید عبداللہ صومعی کے متعلق شیخ ابو محمد داربانی قزوینی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جو حضرت عبداللہ صومعی کے مرید تھے بتایا کہ ہمارا قافلہ صحرائے سمرقند میں تھا کہ ڈاکوؤں نے آلیا۔ پریشانی کے عالم میں یا شیخ ابا عبداللہ صومعی پکارا تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیخ ہمارے درمیان ہیں اور ڈاکوؤں سے فرما رہے ہیں "تفرقی یا خیل عنا"۔ (اے سوارو! ہم سے دور ہو جاؤ اور بکھر جاؤ)۔ چنانچہ وہ ڈاکو پہاڑوں اور جنگلوں کو بھاگ گئے۔

آپ کی پھوپھی صاحبہ سیدہ عائشہ انتہائی پارسا تھیں۔ جیلان میں ایک دفعہ امساک باراں ہوا تو لوگوں نے آپ سے رجوع کیا۔ آپ نے اپنے گھر کے صحن میں جھاڑو دے کر بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ "یا رب انی

کسست فوش انت "۔ (اے رب! میں جھاڑو دے دیا ہے، اب چھڑکاؤ تو کر)۔ چنانچہ موسلا دھار بارش ہوئی۔

والدہ کی کرامت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ آپ کو زندگی بھر سچ بولنے کی ہدایت و تلقین کی۔

تعلیم و تربیت

آپ کی ولادت کے تھوڑے عرصے بعد آپ کے والد کا انتقال ہو گیا اس لئے آپ کے نانا عبداللہ صومعی نے آپ کو سایہ عاطفت میں پالا۔ لوگ آپ کو سید عبداللہ کا فرزند سمجھتے تھے۔ آپ کی والدہ سے روایت ہے کہ آپ رمضان میں دن کے وقت والدہ کی چھاتی سے دودھ نہیں پیتے تھے، لوگوں میں مشہور تھا کہ ہمارے شہر کے شریفوں کے ہاں ایک لڑکا رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا۔ چنانچہ ایک دفعہ بادل کی وجہ سے رمضان کا چاند نظر نہیں آیا۔ لوگوں کو شبہ ہوا کہ دن رمضان کا ہے، لوگ آپ کی والدہ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا " عبدالقادر نے آج دودھ نہیں پیا"۔

بچپن میں آپ نے کبھی بچوں کے ساتھ نہیں کھیلا۔ اگر کبھی ارادہ بھی

کیا تو ان دیکھے کہنے والے کو سنا جو کہہ رہا ہوتا "اے مبارک! تم کدھر جاتے ہو" اس لئے ڈر کر والدہ کے پاس چلے جاتے، ایک سوال کے جواب میں جو کسی نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کو اپنی ولایت کا کب پتہ چلا؟ تو آپ نے فرمایا "میں دس برس کا تھا کہ گھر سے مدرسے کو جاتا تو فرشتے میرے ساتھ جاتے اور جب میں مکتب میں بیٹھتا تو ان کو یہ کہتے سنتا، اللہ کے ولی کو جگہ دو کہ بیٹھ جائے" کسی نے آپ کے متعلق پوچھا تو کہا گیا "سیکون له شان عظیم هذا یعطی فلا یمنع ویمکن فلا یحجب ویقرب فلا یمکر به".

(اس کی بڑی شان ہو گی، اس کو دیا جائے گا اور نہ روکا جائے گا، یہ قادر ہو گا محروم نہ ہو گا، یہ قریب ہو گا اس کے ساتھ مکر نہیں کیا جائے گا)

یہ الفاظ کہنے والا ابدال تھا۔

(بہجۃ الاسرار۔ صفحہ ۲۱)

تعلیم کے لئے بغداد کا سفر

ماں سے تحصیل علم کے لئے بغداد کے سفر کی اجازت چاہی۔ والد

کے اسی دینار جو ترکہ میں رہے تھے اس میں چالیس (۴۰) دینار والدہ نے آپ کی قمیص میں سی دیئے اور اجازت دیدی۔ سفر کے دوران جو آپ ایک قافلے کے ساتھ تھے، ہمدان سے کچھ آگے ترتنگ یاریک میں پہنچے تو ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا، آپ کے ڈاکوؤں کے استفسار پر کہ تمہارے پاس کچھ ہے، آپ نے کہا کہ چالیس دینار ہیں۔ اس نے تمسخر سمجھا شدہ شدہ یہ بات ڈاکوؤں کے سردار تک پہنچی جو ایک ٹیلے پر مال تقسیم کرنے میں لگا تھا۔ اس سردار نے آپ کو بلایا تو آپ نے اس کو بھی سچ بتا دیا چنانچہ تلاشی لینے پر واقعی چالیس دینار آپ سے نکلے جو آپ کی قمیص میں سلے ہوئے تھے۔ تو اس سردار نے سچ بولنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے والدہ کی نصیحت بیان کی۔ جس پر اس سردار نے توبہ کر لی اور اس کے تمام ساتھیوں نے بھی قافلے کا تمام مال واپس کر دیا۔

(بہجہ صفحہ ۸۷)

آپ کے اساتذہ

بغداد پہنچنے کے بعد آپ نے سب سے پہلے قرآن کریم کو روایت و درایت قرأت سے پڑھا، پھر فقہ میں مندرجہ ذیل اساتذہ سے استفادہ کیا جو

فقہ حنبلی کے علماء تھے۔ ابو الوفاء علی بن عقیل، ابو الخطاب محفوظ الکلوذانی، ابو الحسن محمد بن قاضی ابی یعلی، محمد حسین بن محمد فراء، قاضی ابو سعید مبارک بن علی مخرمی۔

علم حدیث میں آپ نے مندرجہ ذیل اساتذہ سے استفادہ کیا۔

• ابو غالب محمد بن الحسن الباقلانی ابو سعد محمد بن عبد الکریم بن خشیش، ابو الغنائم محمد بن علی بن میمون الرسی، ابو بکر احمد بن مظفر، ابو محمد جعفر بن احمد القاری السراج، ابو القاسم علی بن احمد الکرخی، ابو عثمان اسمٰعیل بن محمد الاصفہانی، ابو طالب عبد القادر بن محمد عبد القادر بن محمد بن یوسف، ابو طاہر عبد الرحمان بن احمد بن عبد القادر بن محمد بن یوسف، ابو البرکات ہبۃ اللہ السقطی، ابو العز محمد بن مختار الہاشمی، ابو نصر محمد و ابو غالب احمد ابو عبد اللہ یحییٰ ابناء الامام ابی علی الحسن البناء، ابو الحسین المبارک المعروف بابن الطیوری، ابو منصور عبد الرحمان القزاز، ابو البرکات طلحۃ العاقولی وغیرہ۔ رحمہم اللہ۔

علم و ادب

مدرسہ نظامیہ، خواجہ نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ھ اس کی بنیاد

رکھی تھی، اس زمانے میں نظامیہ کا فارغ التحصیل مستند سمجھا جاتا تھا۔ امام غزالی، عبد القادر سہروردی، عماد الدین موصلی، شیخ سعدی و دیگر بزرگان دین اسی مدرسہ کے فیض یافتہ تھے۔ اسی میں علم و ادب کے مشہور علامہ زمان ابوزکریا یحییٰ بن علی التبریزی (متوفی ۵۰۲ھ) سے آپ نے علم و ادب حاصل کیا۔

زمانہ طالب علمی میں آپ نے بہت سی مشقتیں اٹھائیں اور مشکلات کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ ایک دفعہ کا واقعہ آپ بیان کرتے ہیں کہ میں مسلسل دس دن فاقہ سے رہا۔ آخر تنگ آکر بغداد کے باہر گیا میں نے خیال کیا کہ شاید کوئی مباح چیز مل جائے۔ ویرانے میں دیکھا کہ ستر (۷۰) ولی اپنے لئے مباح کی تلاش میں ہیں۔ میں نے ان کی مزاحمت کو مروت کے منافی سمجھا اور واپس آگیا۔ واپسی پر ایک شخص نے مجھے سونے کا ایک ٹکڑا دیا کہ تیری والدہ نے تیرے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ میں وہ لے کر پھر ان ولیوں کی طرف گیا اور ان میں تقسیم کر کے واپس ہوا جو اپنے لئے لیا تھا اس سے کھانا لے کر سب فقیروں کو آواز دے کر اپنے ساتھ کھانے میں شامل کیا۔ (بہجہ صفحہ ۱۰۳)

اس طرح کے کئی واقعات آپ کی ذات ستودہ صفات سے وابستہ

ہیں۔

تربیت سلوک

شیخ ابو الخیر حماد بن مسلم دباس۔ علوم حقائق میں علماء راسخین میں سے تھے۔ بغداد میں آپ سے بڑھ کر اس وقت کوئی شیخ نہیں تھا۔ آپ دبس (شیرہ خرما و شیرۂ انگور) بیچا کرتے تھے۔ اس لیے آپ کو حماد دباس کہتے ہیں۔ آپ کے شیرہ پر بھڑ یا مکھی کبھی نہیں بیٹھتی تھی۔ آپ کا وصال ۵۲۵ھ میں ہوا۔ سید عبد القادر نے علوم ظاہری سے فراغت سے قبل ہی علم طریقیت کی تربیت آپ سے لی۔ آپ کے دیگر مرید شیخ عبد القادر کو فقیہ کا طعنہ دیا کرتے اور تنگ کیا کرتے تھے۔ حضرت حماد بھی آپ کو اکثر کہتے " اے فقیہ تو ہم سے کیا چاہتا ہے۔ جا فقیہوں کی مجلس میں جا۔ آپ خاموش رہتے۔ ایک دن شیخ نے دیگر مریدوں کو آپ سے تعرض کرتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا۔ " اے کتو! تم کیوں اسے اذیت دیتے ہو۔ خدا کی قسم تم میں سے ایک بھی اس جیسا نہیں۔ میں تو آزمائش کیلئے اسے چھیڑتا ہوں۔ (قلائد ص ۱۲)

مجاہدات

شیخ ابوالعباس احمد بن یحییٰ بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے ۵۵۸ھ میں شیخ عبد القادر کو سنا کہ کرسی وعظ پر بیٹھے ہوئے کہہ رہے تھے۔ میں پچیس ۲۵ سال عراق کے جنگلوں اور ویرانوں میں اکیلا پھرتا رہا۔ چالیس ۴۰ سال عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ پندرہ ۱۵ سال نماز پڑھکر قران کریم ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر صبح تک ختم کرے۔ (بہجہ۔ ص ۲۲)

محی الدین کا لقب

شیخ عمر ان کیمیاتی اور شیخ بزاز نے کہا۔ شیخ عبد القادر سے ہماری موجودگی میں محی الدین کے لقب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے بتلایا۔ ”ایک دفعہ جمعہ کو میں ۵۱۱ھ میں برہنہ پا سفر کر رہا تھا۔ کہ ایک لاغر شخص پر میرا گذر ہوا اس نے کہا، السلام علیک یا عبد القادر میں نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس نے مجھے بلایا۔ میں اسکے پاس گیا۔ اس نے کہا مجھے

بٹھادو۔ میں نے اسے بٹھایا تو وہ موٹا تازہ ہو گیا اور صورت بھی اچھی ہو گئی۔ یہ دیکھ کر میں ڈر گیا۔ اس نے کہا تو نے مجھے پہچانا؟ میں نے کہا۔ ''نہیں'' اس نے کہا ''میں دین ہوں۔ میں مر رہا تھا، جیسا کہ تم نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ مجھے زندہ کیا۔ آپ محی الدین ہیں۔'' جب میں جمعہ کی نماز کو گیا تو فراغت نماز کے بعد لوگ میرے ہاتھوں کو بوسہ دیتے اور محی الدین کہتے۔'' (بہجہ ص ۵۴)

ایک عبرت انگیز واقعہ

ابو سعید عبداللہ محمد بن ہبۃ اللہ تمیمی شافعی نے ۵۸۰ھ میں جامع دمشق میں بیان کیا کہ میں جامع نظامیہ کا طالب علم تھا۔ اور میرا ایک رفیق ابن السقا تھا۔ ہم صلحاء کی زیارت کو جاتے اور نیکی کی رغبت رکھتے تھے۔ بغداد میں ایک غوث کے متعلق سنا کہ وہ جب چاہے غائب ہو جاتا ہے اور جب چاہے حاظر ہوتا ہے۔ ہمارے ساتھ شیخ عبدالقادرؒ بھی متعلم مدرسہ تھے۔ ہم تینوں اس غوث کو دیکھنے گئے۔ راستہ میں ابن السقا نے کہا کہ میں اس غوث سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب نہ دے سکے۔ میں نے کہا۔ میں بھی ایک سوال کروں گا، دیکھوں گا کہ کیا جواب دیتا ہے۔ شیخ عبدالقادرؒ نے کہا

بھائی میں تو اعتراض کرنے سے رہا البتہ اسکی زیارت کی برکات کا منتظر رہوں گا۔ چنانچہ ہم تینوں اسکی خدمت مین گئے۔ اس نے ابن السقا کو غضب کی نگاہ سے دیکھ کر کہا۔ "تجھ میں کفر کی آگ شعلہ زن ہے۔ "پھر میرے طرف دیکھ کر کہا۔ "دنیا تیرے کانوں تک پونھنچی" حضرت عبد القادرؒ کو اپنے پاس بٹھا کر کہا۔ "تو نے اپنے ادب سے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو راضی کر لیا۔" دنیا کے ولی تیری عظمت کے آگے سر جھکا دیں گے۔" یہ کہہ کر غوث غایب ہو گیا۔ کچھ مدت بعد عبد القادرؒ پر قرب الٰہی کی علامات ظاہر ہوئیں۔ ابن السقا علوم میں مشغول ہوا۔ اور بڑا مناظر بنا۔ عیسائیوں کے مناظر کیلیے بادشاہ نے شاہ روم کے ہاں بھیجا۔ وہاں مناظرہ میں کامیاب رہا مگر شاہ روم کی لڑکی پر عاشق ہو کر عیسائی ہو گیا اور لڑکی سے شادی کی اور کافر مرا۔ مجھے سلطان نور الدین نے اوقات کا حاکم بنا دیا۔ چنانچہ دنیا مجھ پر ٹوٹ پڑی۔ اس طرح غوث کا کہنا ہم سب پر صادق آیا۔ (بہجہ ص ۲)

وعظ و تدریس

آپ نے وعظ کی پہلی مجلس بغداد کے ایک محلہ حلیہ براانیہ میں ماہ شوال ۵۲۱ھ میں منعقد کی۔ سب سے پہلے جو الفاظ وعظ آپ کی زبان سے

نکلے وہ یہ تھے۔ "غواص الفکر یعوض فی بحر القلب در المعارف فیستخرجھا الی فساحل الصدر فننادی علیھا مسمسار ترجمان اللسان فتشری بنفائس اثمان حسن الطاعته فی بیوت ازن اللہ ان ترفح."

(فکر کا غوطہ زن دل کے سمندر و میں معرفتوں کے موتیوں کیلیے غوطہ لگاتا ہے۔ پس ان کو سینے کے ساحل کی طرف نکالتا ہے۔ زبان کا ترجمان ودلال اسی پر بولی دیتا ہے۔ وہ ان گھروں میں جن کے بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ حسن طاقت کے اچھے مول پر بجتے ہیں۔)

آپ کرسی پر بیٹھ کر وعظ کیا کرتے تھے۔ وعظ کی ابتداء یوں ہوئی۔ کہ بروز شنبہ۔ ۱۶ شوال ۵۲۱ھ ظہر کو رسول علیہ صلی اللہ کو دیکھا۔ آپ نے وعظ کا فرمایا۔ آپ نے اپنے عجمی ہونے عذر کیا۔ حضور نے منہ کھونے کا فرمایا اور سات دفعہ لعاب دہن اپنے لعاب مبارک سے آپ کے منہ میں ڈالا۔ آپ نماز پڑھ کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت علیؓ کو بھی اپنے سامنے کھڑے پایا۔ آپ نے بھی لعاب دہن چھ مرتبہ آپ کے منہ میں ڈالا۔ پھر وہ چلے گئے۔ آپ کی زبان سے سابقہ الفاظ نکلے۔ لوگ نماز کے بعد آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ رجال الغیب، جن، حضرت خضر اکثر آپکی مجالس وعظ میں حاضر ہوتے۔ آپ

کاطریق کار یہ تھا۔ کہ جمعہ اور شنبہ کو مدرسہ میں وعظ فرماتے اور یک شنبہ کو اپنی خانقاہ میں۔ آپ نے ۵۲۱ھ سے ۵۶۱ھ تک چالیس وعظ فرمایا اور ۵۲۸ھ تا ۵۶۱ھ اپنے مدرسہ میں تدریس وافتاء کا کام کیا۔ آپ کی مجلس کے قاری شریف ابوالفتح ہاشمی تھے۔ آپ کی مجلس میں بسااوقات افراد مر جایا کرتے تھے۔ چار سو (۴۰۰) لکھنے والے آپ کے معارف لکھتے۔ کبھی وجد میں لوگوں کے سر پر ہوا میں چلتے اور واپس کرسی پر آبیٹھتے۔ (بہجہ ۹۵)

آپ کے قول قدمی ھذا علی رقبۃ کل ولی اللہ پر جن اولیاء نے گردنیں جھکائیں، وہ مختلف مقامات پر تین سو تیرہ (۳۱۳) ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

حرمین شریفین ۱۷، عراق ۶۰، عجم ۴۰، شام ۳۰، مصر ۲۰، مغرب ۲۷، یمن ۲۳، حبشہ ۱۱، سد یاجوج ماجوج ۷، وادیٔ سراندیپ ۷، جبل قاف ۴۷، جزائر بحر محیط ۲۴۔ (بہجہ ۱۰)

عجیب استفتاء اور اس کا جواب

آپ کے فرزند حضرت عبد الرزاقؒ فرماتے ہیں کہ علماء عراق و عجم پر ایک مسئلہ پیش ہوا جس کا شافی کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس کی صورت یوں

تھی۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا۔ "تجھے طلاق ہے اگر میں اللہ تعالیٰ کی وہ عبادت نہ کروں جسے میرے علاوہ دنیا میں اور کوئی نہ کر رہا ہو۔" اب وہ کونسی عبادت ہو گی جس کو وہ شخص کرے اور اس پر اس کی بیوی طلاق نہ ہو۔

یہ مسئلہ جب بغداد آیا تو والد محترم نے اس پر اسی وقت تحریر کیا کہ یہ شخص مکہ شریف چلا جائے اور اس کے لئے مطاف کو خالی کیا جاوے، وہ اکیلا ایک ہفتہ طواف کرے تو اس کی قسم پوری ہو جائیگی۔

امام موفق الدین بن قدامہ کہتے ہیں کہ ۵۶۱ھ میں ہم بغداد آئے تو اس وقت فتاویٰ میں عبدالقادر مرجع خلائق تھے۔ امام ابو العلی نجم الدین نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ آپؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذہب پر فتویٰ دیا کرتے تھے۔ (بہجہ ۱۱۸)

محاسن اخلاق

سخاوت ورحم

شیخ خضر حسینی ذکر کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد القادرؒ نے ایک شکستہ دل فقیر سے حال پوچھا۔ اس نے کہا۔ "میں آج دریا کے کنارے گیا اور ملاح سے کہا کہ مجھے اس پار لے جا۔ اس نے انکار کیا۔ اس لئے افلاس سے شکستہ دل ہوں۔"

فقیر یہ بات کر ہی رہا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے تیس دیناروں کی تھیلی نذر کی۔ آپ نے وہ تھیلی اس فقیر کو دے دی اور ساتھ ہی اپنی قمیص نکال کر اس فقیر کو دی اور پھر بیس دینار میں اس سے خرید لی۔

آپؒ کسی کا سوال رد نہ کرتے، خواہ اس میں آپؒ کو اپنے کپڑے ہی کیوں نہ اتار کر دینے پڑتے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ کھانا کھلانے کے عمل سے کوئی عمل افضل نہیں۔ (شاید اسی وجہ سے گیارہویں کا اجراء ہوا ہو)

(بہجہ صفحہ ۱۰۴، ۱۰۵، فوات الوفیات ج ۲ صفحہ ۳)

حسن معاشرت و تواضع

شیخ ابو العمر مظفر منصور ابن المبارک الواعظ معروف بجر زادہ فرماتے ہیں۔ ایک روز میں آپ کے دولت خانے پر حاضر ہوا۔ آپ بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ چھت میں سے آپ پر مٹی گری۔ آپؒ نے جھاڑ دی۔ اسی

طرح تینوں دفعہ گری۔ چوتھی دفعہ جو گری تو نظر اٹھا کر دیکھا کہ ایک چوہا مٹی گرا رہا ہے۔ آپؒ نے فرمایا۔ "تیرا سر اڑ جائے۔"

یہ کہنا تھا کہ سر ایک طرف اور دھڑ دوسری طرف جا گرا۔ اس پر آپ نے لکھنا چھوڑا اور رونے لگ گئے۔ میں نے عرض کی کہ آقا آپ کیوں روتے ہیں۔ آپؒ نے فرمایا۔ میں ڈرتا ہوں کہ مبادا کسی مسلمان کے ہاتھ سے مجھے اذیت پہنچے اور اس مسلمان کا بھی یہی حال ہو جو اس چوہے کا ہوا ہے۔

آپؒ کریم النفس، خلیق، وسیع الصدر، نرم دل، عہد و پیمان کا خیال رکھنے والے تھے اور فقیروں کے لیے متواضع۔ (بحر ۱۰۳)

خوف و عبادت

شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بغدادی کا قول ہے کہ سیدنا شیخ عبدالقادرؒ رقیق القلب، خدا سے ڈرنے والے، بڑی ہیبت والے، مستجاب الدعوات، کریم الاخلاق، پاکیزہ طبع، عبادت میں مجاہدہ کرنے والے تھے۔ چنانچہ چالیس سال تک رات کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ (بہجہ ۱۰۵)

بیماریوں کا دور ہونا

امام مستنجد باللہ کے رشتہ داروں میں سے ایک کو مرض استقاء ہو گیا اس کا پیٹ پھولا ہوا تھا، آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

مردوں کا زندہ ہونا

ایک عورت اپنے بچے کو آپ کے پاس لائی اور مرید کرلیا اور اسے طریق سلف کے مجاہدے کا حکم ہوا۔ بھوک وبیداری کی وجہ سے لڑکا کمزور ہو

گیا تھا۔ ایک دن اس کی ماں آئی اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھ کر آپ کی خدمت میں شکایت کی غرض سے حاضر ہوئی، آپ اس وقت کھانا تناول فرما چکے تھے اور برتن میں مرغی کی ہڈیاں پڑی تھیں۔ اس عورت نے کہا "آقا آپ مرغ کھاتے ہیں اور میرا بیٹا جو کی روٹی"۔ یہ سن کر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا "قومی باذن الله يحيى العظام وهي رميم"۔ کھڑی ہو جاؤ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے۔ وہ مرغی اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تمہارا بیٹا اس درجہ پر پہنچ جاوے تو جو کھاتا ہے کھائے۔ (بہجہ۔ صفحہ ۶۵)

بے موسم سیب کا غیب سے آنا

شیخ ابو العباس خضر بن عبداللہ بن یحییٰ حسینی موصلی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ امام مستنجد باللہ ابو المظفر یوسف عباسی خلیفہ آپ کی خدمت میں آیا اور کرامت کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا مجھے سیب چاہئیں۔ آپ نے ہوا میں ہاتھ کیا تو اس میں دو سیب آئے حالانکہ بغداد میں اس وقت سیبوں کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ ایک آپ نے اس کو دیا اور دوسرا خود رکھا۔ اس نے کاٹا تو اس میں سے کیڑا نکل آیا۔ آپ نے کاٹا تو اس

سے کستوری کی خوشبو آنے لگی آپ سے اس نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ ظالم کے ہاتھ کی برکت ہے کہ اس میں سے عمدہ چیز بھی خراب ہو جاتی ہے۔

(بہجہ۔ صفحہ ۶۱)

عصا کو نور ہونا

شیخ ابو عبد الملک ذیال نے ۶۱۳ ھ میں ذکر کیا ہے۔ میں ۵۶۰ ھ میں سید عبد القادر محی الدین کے مدرسہ میں کھڑا تھا، آپ اپنے گھر سے نکلے تو ہاتھ میں عصا تھا، میرے دل میں خیال آیا کہ آپ کوئی کرامت دکھا دیں جو اس عصا میں ہو۔ آپ نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور عصا کو زمین میں گاڑ دیا جو نور بن کر آسمان کی طرف بڑھ رہا ہے اور فضا روشن ہو رہی ہے۔ کچھ دیر بعد آپ نے عصا ہاتھ میں لے کر کہا۔ ذیال! تو یہی چاہتا تھا۔

(بہجہ۔ صفحہ ۷۷)

اناج میں برکت

شیخ ابو العباس احمد بن محمد جو حضرت شیخ عبد القادر کے رکاب دار

تھے۔ ذکر کرتے ہیں کہ بغداد میں قحط پڑ گیا، میں نے آپ سے کثرت عیال کی شکایت کی، آپ نے بیس سیر گیہوں دیئے اور فرمایا اسے غلہ کے انبار میں ڈال کر منہ بند کر دے اور سوراخ سے غلہ نکالتا رہ۔ اس میں کوئی ردوبدل نہ کرنا چنانچہ کافی مدت بعد جب میری اہلیہ نے اسے دیکھا تو وہ اسی طرح تھا پھر اس کے دیکھنے کے ہفتہ بھر میں ختم ہو گیا۔

وفات شریف

آپ کی کرامات کے بیان میں دفاتر چاہئیں اس لئے ہم بیان کو مختصر کرتے ہوئے آپ کی وفات کے حالات بیان کرتے ہیں۔ شیخ ابو القاسم دلف بن احمد بن محمد اخمداوی حربی بیان فرماتے ہیں کہ آپ ماہ رمضان ۵۶۱ھ میں بیمار ہوئے۔ جب دو شنبہ کو انیس تاریخ ہوئی ہم آپ کے پاس تھے اس دن شیخ علی بن ابی نصر الہیتی، شیخ نجیب الدین سہروردی، شیخ ابو الحسن جوسقی اور قاضی ابو العلی محمد بن محمد بن الفراء بھی حاضر خدمت تھے۔ ایک باوقار شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہا۔ "اے اللہ کے ولی السلام علیکم، میں ماہ رمضان ہوں، میں آپ سے معافی چاہتا ہوں جو آپ کے لئے مجھ میں مقدر کیا

گیا ہے۔ آپ سے جدا ہو رہا ہوں یہ میری آپ سے آخری ملاقات ہے"۔ آپ نے پھر آنے والے رمضان کو نہ پایا اور ربیع الآخر ۵۶۱ھ میں وصال فرمایا۔ کسی نے ایک ہی شعر میں آپ کی تاریخ ولادت اور وفات و مقدار عمر بڑی خوبی سے بیان کی ہے۔

ان باز اللہ سلطان الرجال

جاء فی عشق ومات فی کمال

بے شک اللہ کا شاہین، مردوں کا بادشاہ، عشق آیا اور کمال میں وفات پائی۔ لفظ عشق کا عدد چار سو ستر ہیں جو آپ کی تاریخ ولادت ہے اور کلمہ کمال کے عدد اکانوے ہیں جو مقدار عمر شریف ہے۔ جب کلمہ عشق کو کلمہ کمال کے ساتھ ملا دیں تو کل پانچ سو اکسٹھ ہوتے ہیں جو آپ کی تاریخ وفات ہے۔

آپ کا حلیہ

گندم گوں، لاغر جسم، میانہ قد، سینہ کشادہ، ڈاڑھی لمبی چوڑی، ہر دو ابرو متصل، آنکھیں سیاہ، آواز بلند، روش نیک، قدر بلند، علم کامل۔

(بہجہ صفحہ ۹۰)

آپؒ کی اولاد

آپ کے صاحبزادے عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے ہاں انچاس بچے ہوئے۔ جن میں بیس لڑکے تھے اور باقی لڑکیاں۔

(فوت الوفیات ثانی۔ صفحہ ۳)

آپ کی اولاد نرینہ میں سے مشہور کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	پیدائش	وفات	جائے دفن
شیخ عبدالوہاب	شعبان ۵۲۳ھ	۲۵ شوال ۵۹۳ھ	بغداد
شیخ عیسیٰ	″ ″	۱۲ رمضان ۵۷۳ھ	مصر
شیخ عبدالعزیز	شوال ۵۳۲ھ	۱۸ ربیع الاول ۵۷۳ھ	جبال
شیخ عبدالجبار	″ ″	۱۹ ذوالحجہ ۵۷۵ھ	بغداد
شیخ عبدالرزاق	۱۸ ذی قعدہ ۵۲۰ھ	۶ شوال ۶۰۳ھ	بغداد
شیخ محمد	″ ″	۲۵ ذی قعدہ ۶۰۰ھ	بغداد
شیخ عبداللہ	۵۰۸ھ	۱۷ صفر ۵۸۹ھ	بغداد
شیخ یحییٰ	۵۵۵ھ	۶۶۰ھ	بغداد
شیخ موسیٰ	ربیع الاول ۵۳۹ھ	جمادی الآخر ۶۱۵ھ	قاسون
شیخ ابراہیم	″ ″	۵۹۳ھ	واسط

اولاد کے مکمل حالات کے لئے مفصل کتب کا مطالعہ کیا جائے

یہاں صرف مختصر ذکر کیا گیا ہے۔

تصانیف و ضروری ارشادات

آپ کی تصانیف غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، فتح ربانی، جلاء الخاطر فی الباطن والظاہر، یواقیت الحکم وغیرہ ہیں۔

آپ کے ارشادات کا مجمل ذکر کر دیا جاتا ہے۔

آپ اپنے صاجزادے کے لئے فرماتے ہیں، میں تجھے امور ذیل کی وصیت کرتا ہوں۔

☆ اللہ کا تقویٰ (ڈر) اور اس کی فرمانبرداری، شریعت کی پابندی، سینہ کی صفائی (حسد کسی کے ساتھ نہ ہو)، نفس کی جوانمردی، چہرے کی بشاشت، سخاوت، خلق کو ایذا نہ دینا، اس کی ایذا برداشت کرنا، پیروں، درویشوں، علماء کی حرمت کا خیال رکھنا، مریدوں کو آسانی کی تلقین کرنا۔

☆ تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی سخاوت، حضرت اسحاقؑ کی رضا، حضرت ایوبؑ

کا صبر، حضرت ذکریاؑ کی مناجات، حضرت یحییٰؑ کا تجرد، حضرت موسیٰؑ کا صوف (کپڑے)، حضرت عیسیٰؑ کی سیاحت، حضرت محمد ﷺ کا فقر۔

(فتوح الغیب۔ مقالہ نمبر ۷۵)

☆ ترتیب اشغال کا فرمان

مومن کو چاہیئے کہ پہلے فرائض کی ادائیگی کرے، پھر سنت، پھر نفل۔ جب تک فرائض سے فارغ نہ ہو، سنتوں میں مشغول ہونا اور اسی طرح جب تک سنتوں میں ہو، نوافل میں مشغول ہونا جہالت و رعونت ہے، ایسی عبادت قابل قبول نہیں۔

☆ عمل و نیت

شیخ سے پوچھا گیا کہ شیطان نے انا کہا تو وہ ملعون ہو گیا اور منصور حلاج نے انا کہا تو مقرب کیا گیا۔ اس کی وجہ کیا؟ آپ نے فرمایا "منصور کا

☆ ترتیب اشغال کا فرمان
مومن کو چاہیئے کہ پہلے فرائض کی ادائیگی ک
نفل۔ جب تک فرائض سے فارغ نہ ہو، سنتوں میں
طرح جب تک سنتوں میں ہو، نوافل میں مشغول
ے، پھر سنت، پھر
مشغول ہونا اور اسی
نا جہالت و رعونت

افلت شموس الاولین و شمنا

ابدا علی افق العلیٰ لا تغرب

(پہلے ولیوں کے سورج غروب ہو گئے اور ہمارا آفتاب ولایت کی بلندیوں کے افق پر کبھی غروب نہ گا۔)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے مکتوب نمبر ۲۳۔ دفتر سوم میں اس کی تشریح کی ہے۔ ہم مصنف کے حالات کو اس شعر کی تشریح پر ختم کرتے ہوئے حضرت مجددؒ کے فیوضات سامنے لا کر برکات کا حصول چاہتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

"وہ راستہ جو قرب ولایت سے تعلق رکھتا ہے مثلاً اقطاب، اوتاد، بدلاء، نجباء اور عام اولیا اللہ اس ہی قرب ولایت سے واصل بخدا ہیں اور سلوک کا راستہ یہی راستہ ہے۔ بلکہ جذبہ متعارف بھی اسی میں داخل ہے۔ اس راستہ میں توسط دحیلولت خواہ مخواہ ہوتی۔ اس راستہ کے سرخیل حضرت علیؓ ہیں۔ یہ منصب عظیم آپ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مقام میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں پاؤں آپ کے سر پر ہیں۔ حضرت فاطمہؓ و حضرت حسنین بھی آپ کے ساتھ اس مقام میں شریک ہیں۔ حضرت علیؓ کا وقت

پورا ہوا تو یہ منصب حضرت حسنین کو ملا اور انہیں سپرد ہوا۔ اس طرح یہ منصب بارہ اماموں سے ہوتا ہوا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو ملا۔ حضرت شیخ اور آئمہ اثنا عشرہ میں کوئی دوسری شخصیت درمیان میں نظر نہیں آتی۔ اس لئے جو بھی قطب اوتاد وغیرہ ہیں سب کو آپ کے توسط سے فیض پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے متذکرۃ الصدر شعر فرمایا۔ یہ عاجز بھی ایک شعر پر ختم کرتا ہے۔

غوث اعظم بمن بے سر و ساماں مددے

قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

عاجز قاضی محمد حمید فضلی

خانقاہ فضلیہ شیر گڑھ (سابق ریاست امب)

تحصیل و ضلع مانسرہ

مکتوب اول

اے عزیز! سیئہ طلب خود یکی دربوتۂ والذین جاھدوا فینا
وبآتش ویحذرکم اللہ نفسہ بگداز وخالص کن تاشایان مہر لنھدینھم
سبلنا گرددودربازار ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم
بان لھم الجنۃاورازشی باشدوبدان سرمایہ توانی کہ بضاعت دین خالص الا
اللہ الدین الخالص حاصل کنی وشاید رمزی اسرار والمخلصون علی
خطر عظیم بگشایندوازلوامع انوار افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو
علی نور من ربہ شعاعی بر تو تابد واز ندای داعی ادعونی استجب لکم
باعثہ دردل تو پید آیدواز حضیض قل متاع الدنیا قلیل پای ہمت بیرون نہی
وازاوج والآخرۃ خیر لمن اتقی عبور کنی واز نسیم نحن اقرب الیہ من
حبل الورید بوی در مشام جان تو رسد و شجرہ قل ازان در اہتزاز آید واز باد
خزان قل اللہ ثم ذرھم در بوستان تجرید فلا تدع مع اللہ الھاً اخر ہلی
برگ شوی وریاح فصل بہار ان الذین سبقت لھم منا الحسنیٰ دروزیدن
آید و سحاب ان اللہ یجتبی الیہ من یشاء از ثقایل فصل باریدن گیر
دواراضی ریاض قلوب از نباتات وعلمناہ من لدنا علما سرسبز

شودواشجار بساتین از اثمار ان رحمته الله قریب من المحسنین بارآور
گرددو عیون وصول از سرچشمۂ عنیاً یشرب بها المقربون درروادی سرور
درآید وبیشر اقبال ذلك فضل الله یوتیه من یشاء بشارت فیض دار ساند
الا تخافوا اولا تحزنوا بالجنة التی کنتم توعدون در ضوان جنات
نعیم رضی اللہ عنہ ندادردہد کلواواشربوا هنیئا بما کنتم تعلمون
والسلام۔

مکتوب اول

اناو خود پسندی کی مذمت

اے عزیز! اپنی طلب کے سینہ کو والذین جاهدوا فینا (۱) کی کٹھالی میں ایک دفعہ ڈال اور۔ یحذر کم الله نفسه (۲) کی آگ سے گذار اور اس کو خالص بنا تا کہ تو۔ لنهد ينهم سبلنا (۳) کہ مہر کے قابل ہو جائے اور۔ ان الله شتریٰ من المؤمنین (۴) کے بازار کے لائق بن جائے اور اس سرمایہ سے تو دین خالص ۔ الا لله الدين الخالص (۵) حاصل کر سکے اور شاید تیرے لئے۔ والمخلصون على خطر عظيم

---

۱ : جو لوگ ہماری طلب میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ (سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۱)

۲ : اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

۳ : ہم ان کو اپنی طرف پہنچنے والے راستوں کی ہدایت دیتے ہیں۔ (سورۃ عنکبوب۔ پ ۲۱)

۴ : اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں خریدی ہیں۔ (سورۃ توبہ۔ پ ۱۱)

۵ : اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے دین خالص۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۳)

(٦) کے اسرار سے کوئی ایک رمز کھول دیں اور۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہ (٧) کے انوار کی چمک تجھ پر پڑ جائے اور۔ ادعونی استجب لکم (٨) کے پکارنے والے کی آواز سے تیرے دل میں شوق پیدا ہو جائے اور تو۔ قل متاع الدنیا قلیل (٩) کی ذلت سے ہمت کے پاؤں کے ذریعہ باہر قدم رکھ دے اور۔ والآخرۃ خیر لمن اتقیٰ (١٠) کی بلندیوں کو عبور کر سکے اور۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید (١١) کی خوشبو سے تیری مشام جاں معطر ہو اور تیرے دل کا پودا اس سے حرکت میں آجائے اور۔ فلا تدع مع اللہ الٰھا آخر (١٣) تجھ سے ماسوئ کے پتے جھڑ جاویں اور۔ الذین سبقت لھم من الحسنیٰ (١٤) کی

٦: مخلص لوگ ایک بہت بڑے خطرے میں ہوتے ہیں۔ (مقولہ صوفیاء)

٧: جس کا سینہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لئے کھول دے پس وہ اپنے اللہ کی طرف سے نور پر ہے۔ (سورۃ زمر۔ پ ٢٣)

٨: مجھے پکارو میں تمہاری دعا کو قبولیت بخشوں گا۔ (سورۃ مومن۔ پ ٢٤)

٩: کہہ دے کہ دنیا کے سامان تھوڑے ہیں۔ (سورۃ نساء۔ پ ٥)

١٠: آخرت اس کی بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ (سورۃ نساء۔ پ ٥)

١١: اس اس کی شاہ رگ سے قریب ہیں۔ (سورۃ ق۔ پ ٢٦)

١٢: اللہ کی یاد میں ان کو چھوڑ دے۔ (سورۃ انعام۔ پ ٧)

١٣: تو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو نہ پکار۔ (سورۃ عنکبوت۔ پ ٢٠)

١٤: وہ لوگ جن کے لئے ہم نے بہتری کا فیصلہ کیا ہے۔ (سورۃ انبیاء۔ پ ١٧)

بہار والی ہوائیں چلنا شروع ہو جائیں اور۔ اللہ یجتبی الیه من یشاء (۱۵) بادل فضل کے شیشوں سے برسنے شروع ہو جائیں، جس سے دلوں کی سرزمین میں۔ علمناہ من لدنا علما (۱۶) کا سبزہ اگ جاوے اور وہ سرسبز ہو جائیں اور اسی طرح دلوں کے باغ کے درخت۔ ان رحمته الله قریب من المحسنین (۱۷) کے پھلوں سے بارآور ہو جائیں اور۔ عینا یشرب بها المقربون (۱۸) وصول کے چشمے سرور کی وادی میں بہنے لگیں اور۔ ذالك فضل الله یؤتیه من یشاء (۱۹) کے اقبال کی بشارت دینے والا۔ لا تخافوا ولا تحزنوا و ابشرو بالجنة التی کنتم تو عدون (۲۰) کے فیض کی بشارت دے اور۔ جنات نعیم (۲۱) کا "فرشتہ

۱۵: اللہ تعالیٰ اپنے لئے جسے چاہے چن لیتا ہے۔ (سورہ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۱۶: ہم نے اسے اپنا علم لدنی دیا تھا۔ (سورۃ کہف۔ پ ۱۶)

۱۷: اللہ تعالیٰ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

۱۸: اس چشمہ سے مقرب لوگ پیتے ہیں۔ (سورۃ تطفیف۔ پ ۳۰)

۱۹: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل جس سے کسی کو نواز دے۔ (سورۃ جمعہ۔ پ ۲۸)

۲۰: نہ ڈرو نہ غم کرو، تمہیں خوشخبری ہے اس جنت کی جس کا وعدہ تمہارے ساتھ کیا گیا ہے۔ (سورۃ حم السجدہ۔ پ ۲۴)

۲۱: جنت کی نعمتوں۔ (سورۃ واقعہ۔ پ ۲۷)

رضوان"۔ رضی اللہ عنہم (۲۲) کی آواز دے اور پھر۔ کلو ا واشربوا هنیئا بما کنتم تعلمون ۔ (۲۳)۔ کا معاملہ ہو۔

والسلام

۲۲: اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔ (سورۂ حشر۔ پ ۲۸)

۲۳: کھاؤ پیو خوشی سے صلہ اپنے کیے کا۔ (سورۂ طور۔ پ ۲۷)

☆☆☆☆☆

مکتوب دوم

اے عزیز ابترس ازاں روز کہ یوم یفر المرء من اخیه وامه ابیه وصاحبته وبنیه محاسبہ وان تبدوا ما فی انفسکم اوتخفوه یحاسبکم به الله امروز کن وچون اولئك كالانعام بحظوظ نفسانی مشغول مباش وسر در مراقبہ فاذکرونی اذکرکم فرو برودیدہ در مشاہدہ وجوه یومئذ ناضرة الی ربہ ناظرة بکشاو نظارہ کن واز نعیم ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ما تدعون یاد آور تا ندای داعی الله یدعو الی دار السلام در گوش ہوش تو افتد واز خوابگاہ غفلت انما الحیوة الدنیا لعب ولهو بیدار گردی ودر طلب درجات والسابقون السابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم از سر قدم سازی ومرکب ہمت از جان ودل در تازی تا مبشر الطاف الله لطیف بعباده باہزار ان اطباق ندای لهم البشریٰ ترا ور پیش آید وعساکر امداد ولله جنود السمٰوت والارض ہمراہ تو شود ودر لشکر اعدا ان الشیطان للانسان عدو مبین فیروزآئی واز دام ہوای نفس ان النفس لامارة بالسوء خلاص یابی ولوح دل را از لطائف اسرار اتقوا الله یعلمکم مرقوم گردانی ومرغ دل از خطائر قدس قدیم یاد

آورد در فضای سلوک فاسلکی سبل ربک ذللا جناح میثاق در پرواز آید واز ثمار

انس در بساتین کلی من کل الثمرات محظوظ گردد وآئینہ سر از لوامع انوار

تجلیات ہم صفت نور گردد کہ سر تولج اللیل فی النہار مکشوف شود در روضہ

ضمیر تو از امطار مراغم وانزلنا من السماء ماء فانبتنا بہ جنات و حب

الحصید سرسبز ہمچو باغ ارم گردد ور موز واحیینا بہ بلدۃ میتا مر ترا فہم

شود واستار فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم الحدید از پیش تو بر درا

ندو تو در مشاہدہ کمال اور فرمائی گاہی در دریای بی نیازی ان اللہ لغنی عن

العالمین فروشوی واز سموم مہیب افامنوا مکر اللہ در گرداب سرگردانی

فرمائی وگاہی از نسیم لطف ولا تیأسوا من روح اللہ در گلشن تمجید چون

عندلیب از شوق در ترنم آئی واز نغمات وجد نغمہ انی لاجد ریح یوسف برکشی

وحساد بزبان ملامت پیش آیند وگویند تاللہ انک لفی ضلالک القدیم وچون

تاثیر والقیہ علی وجہہ فارتد بصیرا ظاہر گردد وہمہ اخوان باظہار ان نیاز وعجز

درخواست کنند کہ استغفرلنا ذنوبنا ان کنا خاطئین واز سر صدق برخوانند

کہ لقد اثرک اللہ علینا وتو در مقام مناجات آئی وبزبان حال گوئی کہ رب قد

اتیتنی من الملک وعلمتنی من تاویل الاحادیث فاطر السمٰوٰت

والارض انت ولی فی الدنیا والاٰخرۃ توفنی مسلماً والحقنی

بالصالحین والسلام۔

مکتوب دوم

قیامت کے محاسبہ میں

اے عزیز اس دن سے ڈر یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه ۔(۱) اور ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله ۔(۲) کے محاسب کا اندیشہ رکھ اولئک کا لا نعام (۳) کی طرح اپنے نفسانی لذتوں کے شغل میں مت رہ فاذ کر ونی اذکر کم (۴) کے خیال میں سر جھکا وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ (۵) کے مشاہدے میں آنکھیں کھولو اور دیکھو ولکم ماتشتھی

۱: جس دن انسان اپنے بھائی، ماں باپ، بیوی بچوں سے بھاگے گا۔ (سورۂ عبس۔ پ ۳۰)

۲: جو کچھ تمہارے نفسوں میں ہے، ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ تم سے حساب کرے گا۔ (سورۂ بقرہ۔ پ ۳)

۳: یہ جانور کی مانند ہیں۔ (سورۂ اعراف۔ پ ۹)

۴: مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا۔ (سورۂ بقرہ۔ پ ۲)

۵: ان کے چہرے آج کے دن تر و تازہ ہوں اور اپنے رب کو دیکھیں گے۔ (سورۂ قیامہ۔ پ ۲۹)

انفسکم ولکم فیها ماتدعون (۶) کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ واللہ یدعوا الی دار السلام (۷) کی آواز تیرے ہوش کے میں کانوں پڑے اور انما الحیوة الدنیا لعب ولهو " کے خواب غفلت سے بیدار ہو جائے اور السّابقون اولئك المقربون فی جنات النعیم (۹) کی طلب درجات میں اپنے سر سے قدم کا کام لیکر ہمت کے گھوڑے کو جان و دل سے اس طلب میں دوڑائے اور۔ اللہ لطیف بعبادہ (۱۰) کی خوشخبری دینے والا لهم البشری (۱۱) کی لطف کی خوش خبری کی آواز سے تیرے سامنے آئے اور۔ وللہ جنود السموات والارض (۱۲) امداد کے لشکر تیرے ساتھ ہوں اور دشمن کے لشکر ان الشیطان للانسان عدو مبین

۶: تمہارے لئے جو کچھ تمہارے نفس چاہیں اور جو کچھ مطالبہ کروگے، جنت میں ہوگا۔ (سورۃ حم سجدہ۔ پ ۲۴)

۷: اللہ تعالیٰ تم کو سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

۸: دنیا کی زندگی کھیل کود ہے۔ (سورۃ حدید۔ پ ۲۷)

۹: جو لوگ ایمان کے لحاظ سے پہلے ہیں وہی مقرب ہیں اور جنت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ (سورۃ واقعہ۔ پ ۲۷)

۱۰: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۱۱: ان کے لئے خوشخبری ہے۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۴)

۱۲: اللہ کے لئے زمین و آسمان کے لشکر ہیں۔ (سورۃ فتح۔ پ ۲۶)

(۱۳) پر فتح پالے۔ خواہشات کے پنجرے سے ان النفس لامارۃ بالسوء (۱۴) خلاصی پالے اور اپنے دل کی تختی پر اتقوا اللہ ویعلمکم اللہ (۱۵) کے اسرار ولطائف لکھ سکے تاکہ تیرے دل کا مرغ قدس کے قدیم محلات کو یاد کرکے فضائے سلوک میں فاسلکی سبل ربك ذللا (۱۶) میثاق کے پروں سے اڑے اور تو محبت وانس کے پھلوں سے کلی من کل الثمرات۔ (۱۷) کے ناغوں میں محظوظ ہو۔ تیرے باطن کا آئینہ انوار تجلیات کی چمک سے نور کا ساہم صفت ہو جائے اور تولج اللیل فی النھار (۱۸) کا راز اس پر کھل جائے اور تیرے ضمیر کا باغیچہ۔ انزلنا من السماء ماء فانبتنا به جنت و حب الحصید (۱۹) باغ ارم کی طرح ہر جگہ پہنچنے والی، ہر جگہ برسنے والی بارش سے سرسبز ہو جائے اور تجھے۔ واحینا

۱۳: شیطان انسان کا واضح دشمن ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۲)

۱۴: نفس برائیوں پر اکساتا ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۲)

۱۵: اللہ تعالیٰ سے ڈرو! وہ تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ (سورۃ بقر۔ پ ۳)

۱۶: اپنے رب کے راستے میں سر جھکا کر چل۔ (سورۃ نحل۔ پ ۱۴)

۱۷: ہر قسم کے پھلوں سے کھاؤ۔ (سورۃ نحل۔ پ ۱۴)

۱۸: رات کو دن میں داخل کرتا۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

۱۹: ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا اور اس سے باغ اور فصلوں کے دانے اگائے۔ (سورۃ ق۔ پ ۲۶)

به بلدة میتا (۲۰) کے رموز واسرار سمجھ آئیں۔ فکشفنا عنك غطائك فبصرك الیوم حدید (۲۱) کے پردے تیرے آگے سے اٹھادئے جائیں تا کہ تو اس مشاہدہ جمال میں پڑا رہے اور کبھی تو بے نیازی کے دریا میں۔ ان اللہ لغنی عن العالمین (۲۲) نیچے چلا جائے اور۔ افأ منو مکر اللہ (۲۳) کی گرم ہواؤں کے چلنے کی سرگردانی کے چکر سے عاجز ہو جائے اور کبھی۔ لاتیأسوا من روح اللہ (۲۴) کی نسیم لطف سے عزت کے باغ کے بلبل کی مانند شوق میں گنگنائے اور انی لاجد ریح یوسف (۲۵) کے غلبہ وجد میں نغمہ زن ہو اور حساد کی زبان طعن سے جو سامنے آکر کہیں۔ تااللہ انك لفی ضلالك القدیم (۲۶) اور جب تاثیر۔ فالقاہ علی

۲۰: ہم نے اس بارش سے مردہ بستیاں زندہ کیں۔ (سورہ ق۔ پ ۲۶)

۲۱: ہم نے تیری آنکھوں سے پردے اٹھائے، تیری آنکھیں آج تیز ہیں۔ (سورہ ق۔ پ ۲۶)

۲۲: اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ (سورۃ عنکبوت۔ پ ۲۰)

۲۳: کیا وہ اللہ کی خفیہ پکڑ سے بے نیاز ہو گئے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۴: اللہ کی مہربانی سے مایوس نہ ہو۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۵: مجھے یوسف کی خوشبو آرہی ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۶: خدا کی قسم تو اپنی پرانی ہٹ پر قائم ہے۔ (سورۃ یوسف پ۔ ۱۳)

وجهه فارتد بصيرا (۲۷) کی ظاہر ہو گئی تو تو سب بھائیوں سے ہزار عجز و انکسار سے درخواست کرے گا۔ استغفرلنا ذنوبنا انا کنا خاطئین (۲۸) اور صدق و سچائی سے کہے گا۔ لقد آثرك الله علينا (۲۹) اس وقت تو مناجات کے مقام میں آجائے گا اور زبان حال سے کہے گا۔ رب قد آتینی من الملك وعلمتنی من تأويل الاحادیث فاطر السمٰوٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحين (۳۰)۔

والسلام

---

۲۷ : اس کے منہ پر یوسف کی قمیص رکھی تو وہ بینا ہو گیا۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۸ : ہمارے گناہ معاف کر دے ہم خطاکار تھے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۲۹ : اللہ تعالیٰ نے تجھے ہم پر برتری بخشی۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۳۰ : اے خدا تو نے مجھے بادشاہی بخشی اور خواب کے علم سے نوازا۔ تو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے، دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے۔ مجھے مسلمان مار (فوت کر) اور صالح لوگوں سے قیامت کے وقت ملا۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

مکتوب سوم

اے عزیز! پیش ازیں تغافل کردن وبحیات مغرور شدن نہ دلیل سعادت بود مگر خطاب ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاٰخرۃ بگوش جان تو نرسیدہ است واز وعید ومن کان فی ہذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ واضل سبیلا ہیچ خوف نداری واز تہدید اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون ہیچ اندیشہ نمیکنی واز توبیخ من کان یرید حرث الدنیا نؤتیہ منھا وما لہ فی الاٰخرۃ من نصیب ہیچ یاد نمی آری واز تنبیہہ فاما من طغیٰ واثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ہی الماوی ہیچ انتباہ نمیگیری تاچند درتیہ غفلت سرگردان و دربیدای شہوت بی سامان باشی یکی در صومعہ توبوا الی اللہ در شور ودر محراب وانیبوا الی ربکم توجہ بروبہ بیان صدق واخلاص برخوان انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفاً تانفائس اسرار وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السئیات از خزاین الطاف ان اللہ غفور رحیم بر تو مکشوف شود وبیک عنایت بشارت چنیں رساند ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین وبمدارج معارج تعز من تشاء عروج بخشد ومنادے اقبال بزبان حال ندا کند کہ ان الذین قالوا ربنا ثم استقاموا فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون والسلام۔

مکتوب سوم

غفلت سے بیداری میں

اے عزیز! زیادہ غافل رہنا اور دیناوی زندگی پر مغرور ہونا نیک بختی کی دلیل نہیں ہوتی۔ کیا تمہارے کانوں نے ارضیتم بالحیوة الدنیا من الا خرة (۱) کا خطاب نہیں سنا اور من کان فی ھذہ اعمیٰ وھو فی الاٰخرة اعمیٰ واضل سبیلا (۲) کی وعید سے تجھے ڈر نہیں لگتا اور اقترب للناس حسابھم و ھم فی غفلتہ معرضون (۳) کی جھڑکی سے تجھے خوف نہیں اور من کان یریدحرث الدیناٶتہ منھاومالہ فی الآخرة من نصیب

۱: کیا تم آخرت کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہو۔ (سورة توبہ۔ پ ۱۱)

۲: جو اس دنیا میں اندھا ہو گا وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا۔

(سورة بنی اسرائیل۔ پ ۱۵)

۳: لوگوں کے حساب کا وقت قریب ہو گیا ہے اور وہ غفلت کی وجہ سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔

(سورة انبیاء۔ ۱۷)

(۴) کی سرزنش تجھے کچھ یاد نہیں اور۔ اما من طغیٰ و آثر الحیوٰۃ الدنیا فان الجحیم ھی المأویٰ (۵) کی تنبیہہ سے تو کوئی خبر نہیں رکھتا۔ کب تک تو غفلت کے بیابانوں اور شہوت کے میدانوں میں سرگرداں و بے سروسامان رہے گا۔ تو بو ا الی اللہ (۶) کی عبادت گاہ میں آ اور۔ انیبوا الیٰ ربکم (۷) کے محراب میں خیال رکھ اور صدق و اخلاص کی زبان سے۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا (۸) پڑھ، تاکہ ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہٖ ویعفو عن السیئات (۹) کی مہربانیوں کی لطافتیں تجھ پر منکشف ہوں اور تجھے ۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین (۱۰) کے پیغام عنائت کی بشارت پہنچائے

---

۴ : جو دنیاوی کھیتی کا ارادہ رکھے۔ ہم اس کو دے دیتے ہیں، لیکن آخرت میں سے اس کا کچھ حصہ نہیں۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۵ : جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (سورۃ نازعات۔ پ ۳۰)

۶ : اللہ کی طرف رجوع کرو۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۷ : اللہ کی طرف مائل ہو۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۴)

۸ : میں نے کلی طور پر اپنی توجہ اس ذات کی طرف کر دی ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ (سورۃ انعام۔ پ ۷)

۹ : اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۱۰ : اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور پاکی والوں کو بھی۔ (سورۃ بقرہ۔ پ ۲)

مکتوب چہارم

اے عزیز! چوں شموس معارف از مطالع سموات سرایر طلوع کند
واراضی قلوب بنور اہتدا منور گردد کہ اشرقت الارض بنور ربها وغطای ظلام
خیالیہ از پیش بصائر عقول مرتفع شود کہ فکشفنا عنك غطائك نواظر افهام
مشاہدہ لوامع انوار قدس از حیرت چشم باز ماند و خواطر افکار از مکاشفہ عجائب اسرار
عالم ملکوت در تعجب شود و ہیجان عشق او را بوادی طلب سرگردان کند غلبات شوق
در مواطن قرب انس بخشد و منادی ان الله لذو فضل علی الناس ندا کند وهو
معکم این ما کنتم چون بر نکتہ سر معیت مطلع گردد ہستی خود را گم کند ولا
تجعلوا مع الله الها اخر در دریای نیستی لیس لك من الامر شی فرو شود تا
گوہر امید را بچنگ آرد و امواج عزت او را در محیط عظمت در اندازد و چون خواہد کہ بر
کنارہ آید در گرداب حیرت افتد و بگوید رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی مراکب
امداد از الطاف وحملنا هم فی البر والبحر در رسد و او را بساحل لطف نصیب
برحمتنا من نشاء فرود آرد مفاتیح خزاین اسرار والله بکل شیء محیط بدو سپارند
و برموز و اشارات وان الی ربك المنتهیٰ اطلاع بخشد پس فاوحیٰ الی عبده
ما اوحی چہ باشد و لقد رای من ایات ربه الکبریٰ چہ معنی دارد۔

مکتوب چہارم

دل کی نورانیت کے نتائج میں

اے عزیز! معرفتوں کے سورج رازوں کے آسمانوں کے مطالعے (سورج نکلنے کی جگہوں) سے طلوع ہوتے (نکلتے) ہیں اور دلوں کی زمین ہدایت کے نور سے منور ہو جاتی ہے، کیونکہ۔ واشرفت الارض بنور بها (۱) آیا ہے اور پردہ خیال کی ظلمتیں عقل کی آنکھوں کے سامنے سے چھٹ جاتی ہیں فکشفنا عنك غطاءك (۲) تو سمجھ کی آنکھیں نور قدس کی چمک کے مشاہدہ سے حیرت کی وجہ سے عاجز ہوتی ہیں اور افکار کے دل عالم ملکوت کے عجائب کے مکاشفہ سے تعجب میں پڑ جاتے ہیں اور عشق کی کشمکش اسے طلب کی وادی میں شوریدہ سر کر دیتی ہے اور شوق کے غلبے قرب کے مواطن میں اسے انس بخش دیتے ہیں۔ ان اللہ لذو فضل علی الناس

۱: اور زمین اللہ کے نور سے روشن ہو گئی۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۴)

۲: ہم نے تیرے پردے کھول دیئے۔ (سورۃ ق پ ۲۶)

(۳) کا منادی آواز دیتا ہے اور وھو معکم اینما کنتم (۴) کے راز معیت کے نکتہ سے مطلع ہو جاتا ہے اور۔ فلا تجعلوا مع اللہ الھا اخر (۵) میں اپنی ہستی گم کر دیتا ہے اور۔ لیس لک من الامر (۶) کے دریائے نیستی میں ڈوب جاتا ہے تاکہ امید کا گوہر اس کے ہاتھ لگے اور عزت کی موجیں اسے عظمت کے محیط (دریا) میں پھینک دیں۔ جب وہ کنارے پر آنا چاہے تو گرداب حیرت میں ڈوب جائے اور کہے۔ رب انی ظلمت لفسی فاغفرلی (۷) پھر اس کی مہربانی سے امداد کی سواری۔ وحملنا ھم فی البر والبحر (۸) اسے مل جائے جو اسے ساحل لطف نصیب برحمتنا من نشاء (۹) پر اتار دے اور کان اللہ بکل شیء محیطا (۱۰) کے

۳: اللہ لوگوں پر فضل والا ہے۔ (سورۃ مومن۔ پ ۲۴)
۴: وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔ (سورۃ حدید۔ پ ۲۷)
۵: اللہ کے ساتھ کسی دوسرے خدا کو شریک نہ بناؤ۔ (سورۃ ذاریات۔ پ ۲۷)
۶: تیرا کوئی اختیار نہیں۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۴)
۷: اے خدا میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مجھے بخش دے۔ (سورۃ قصص۔ پ ۲۰)
۸: ہم نے ان کو خشکی و دریا پر سوار کیا۔ (سورۃ بنی اسرائیل۔ پ ۱۵)
۹: اپنی رحمت سے ہم جسے چاہتے ہیں حصہ دیتے ہیں۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)
۱۰: اور اللہ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (سورۃ نساء۔ پ ۵)

اسرار کے خزانوں کی کنجیاں اس کے سپرد کردے اور ان الیٰ ربك المنتھیٰ (۱۱) کے اشاروں سے اطلاع دیدیں۔ پھر فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ (۱۲) کیا ہوتا ہے اور لقد رای من آیات ربہٖ الکبریٰ (۱۳) کی کیا معنیٰ ہوتے ہیں۔

۱۱: تیرے رب کی طرف ہی پہنچنا ہے۔ (سورۃ نجم۔ پ ۲۷)

۱۲: پس وحی کی اپنے بندے پر جو وحی کرنی چاہی۔ (سورۃ نجم۔ پ ۲۷)

۱۳: تحقیق اس نے اپنے رب کی بڑی نشانیاں دیکھی ہیں۔ (سورۃ نجم۔ پ ۲۷)

مکتوب پنجم

اے عزیز! از عالم غرور فلا یغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم بالله الغرور عبور کن واز منازل اہل حضور کہ تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم یاد آور تا مگر بوی از نفحات بوستان فروح وریحان وجنۃ نعیم بمشام جان تو رسد وجرعہ از جام جہان نمای ویسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک در کام تو ریزند ودقائق اسرار حقائق جاء الحق من ربک مکشوف بر تو شوند وتو بر بساط تفرید ولا تدع من دون الله ما لا ینفعک ولا یضرک از مسافرانِ نحن نقص علیک نباء ھم بالحق فسانہ وشاھد ومشہود استماع کنی وگاہی باد او نغمات خطاب فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ از غایت شوق در طرب آئی وگاہی از صدمات سطوت فاستقم کما امرت ومن تاب معک سر در مراقبہ حزن در کنی وگاہی حبل المتین واعتصموا بحبل الله جمیعا چنگ در زنی وگاہی در فتراک وما النصر الا من عند الله در آویزی وگاہی در دریای سنستدرجھم من حیث لا یعلمون فروشوی وگاہی بر ساحل لطف ان الله بکم لرؤف رحیم گذر کنی واز حدائق فمن کان یرجو

لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا اثمار بر چینی واز انہار لکل درجات مما عملوا بایدی اخلاص اعتراف نمائی و در طلب صدر ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العٰلمین لا شریك له قرار گیری واز مائدہ نعیم ومن اوفی بعهده من الله فاستبشروا بر خوری واز منادی ندا شنوی یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون۔

مکتوب پنجم

مولا کی طلب میں

اے عزیز! کبھی تو عالم غرور فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغر نکم باللہ الغرور (۱) کو عبور کر اور اہل حضور کی منزلوں تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم (۲) کو یاد کر! تاکہ فروح و ریحان وجنۃ نعیم (۳) کے باغ کی خوشبوئیں تیرے مشام جاں کو پہنچیں اور یسقون من رحیق مختوم (۴) کے جام جہاں نما سے تیرے حلق میں ایک گھونٹ ڈالیں اور جاء الحق من ربک (۵) کے اسرار کی باریکیوں

۱: تمہیں دنیا کی زندگی دھوکا نہ دے اور نہ تم اللہ تعالیٰ کے متعلق غلط فہمی میں رہو۔ (سورۃ فاطر۔ پ ۲۲)

۲: تو ان لوگوں کے چہرے کی تازگی سے پہچان لے گا۔ (سورۃ مطففین۔ پ ۳۰)

۳: پس مسک و خوشبو ہوگی اور جنت کی نعمتیں۔ (سورۃ واقعہ۔ پ ۲۷)

۴: وہ مہر لگی ہوئی شربت پئیں گے۔ (سورۃ مطففین۔ پ ۰۳)

۵: تیرے رب کی طرف سے حق آیا۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

کی حقیقتیں تجھ پر منکشف ہوں اور تو انفرادیت کے فرش پر۔ ولا تدع من دون الله ما لا ينفعك ولا يضرك (۶) انس و محبت کے مسافر سے۔ نحن نقص عليك نبأ هم بالحق (۷) کا فسانہ وشاهد ومشهود (۸) سن سکے اور کبھی خطاب کے نغموں فبشر عبادى الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه (۹) سے انتہائی شوق کی بناء پر وجد و طرب میں ادا۔۔ ور کبھی سطوت کے صدموں سے۔ فاستقم كما امرت و من تاب معك (۱۰) مراقبۂ غم میں اپنا سر جھکا دے اور کبھی۔ واعتصموا بحبل الله جميعا (۱۱) کی رسی کو مضبوط پکڑے اور کبھی۔ وما النصر الا من عند الله (۱۲) کے جال میں آجائے اور کبھی۔

۶: تو اللہ کے بغیر ان چیزوں کو مت پکار، جو نہ تجھے نفع دے سکتی ہیں اور نہ ضرر۔ (سورۂ یونس۔ پ ۱۱)

۷: ہم تجھ کو ان کا سچا قصہ بیان کرتے ہیں۔ (سورۂ کہف۔ پ ۱۶)

۸: قسم ہے اس کی جو حاضر ہوا اور اس کی جسے دیکھا گیا۔ (سورۂ بروج۔ پ ۳۰)

۹: میرے ان بندوں کو خوشخبری دے جو غور سے باتیں سن کر ان پر عمل کرتے ہیں۔ (سورۂ زمر۔ پ ۲۳)

۱۰: تو اور تیرے ساتھ وہ جنہوں نے توبہ کی ہے، خداوندی حکم کے تحت استقامت اختیار کر۔ (سورۂ ہود۔ پ ۱۱)

۱۱: اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ (سورۂ آل عمران۔ پ ۴)

۱۲: مدد اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (سورۂ آل عمران۔ پ ۴)

سنستدرجهم من حيث لا يعلمون (۱۳) کے دریا میں غوطہ زن ہو جائے اور کبھی۔ ان اللہ بکم لرؤف الرحیم (۱۴) کے ساحل پر گزرے اور۔ فمن کان یر جوا لقاء ربہٖ فلیعمل عملا صالحا (۱۵) کے باغوں سے میوے چنے اور۔ لکل درجات مما عملوا (۱۶) کہ نہروں سے اخلاص کے ہاتھوں چلو بھرے اور۔ ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (۱۷) کے مرتبہ بلند کی طلب میں قرار پکڑے۔ ومن اوفٰی بعھدہٖ من اللہ فاستبشروا ببیعکم (۱۸) کے دستر خوان نعمت سے پھل کھائے اور۔ یا عبادی لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون (۱۹) کی ندا سنے۔

۱۳: ہم ان کو ایسے طریقے سے پکڑیں گے کہ ان کو پتہ بھی نہ ہو۔ (سورۃ ن۔ پ ۲۸)

۱۴: اللہ تم پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (سورۃ نحل۔ پ ۱۴)

۱۵: جو اپنے رب کی ملاقات کا ارادہ رکھتا ہے تو عمل صالح کرے۔ (سورۃ کہف۔ پ ۱۶)

۱۶: ہر ایک کے لئے اس کے عمل کے مطابق درجے ہیں۔ (سورۃ احقاف۔ پ ۲۶)

۱۷: میری نماز، نیک اعمال، زندگی، موت اللہ کے لئے ہے جو تمام دنیا کا پالنے والا ہے۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

۱۸: جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو وہ اپنے سودے کے عمدہ ہونے کی خوش خبری سن لے۔ (سورۃ توبہ۔ پ ۱۱)

۱۹: اے میرے بندو! تم پر نہ خوف ہے نہ غم۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

مکتوب ششم

اے عزیز چون آہنگ مزامیر انس بمسامع قلوب در رسد
واز سماع نغمات خطاب الست بربکم رلیاد آردو سکرات قالو بلےٰ راندکر کندو
عندلیبان احزان باو قار حسرت نغمہ یا اسفیٰ علیٰ یوسف برکشند وبربط کروب
ترانہ انکسار وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم نواختن گیردو طنبور نوای
بینوائی انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ بآہنگ فصبر جمیل فروداشت کندو
برقات جذبات شوق در فضای سموات در لمعان آید وانوار جنون دل را مطمس
گرداند کہ یکاد سنا برقہ ویذھب بالابصار وقطرات عبرات از سحاب
اعین ارواح چندان متقاطر گردو کہ اراضی مزرع من کان یرید حرث
الاٰخرۃ نزد لہ فی حرثہ از بناتات وعدکم اللہ مغانم کثیرۃ جملہ محصد
گردو وحدائق آمال ومن یتوکل علی فھو حسبہ نفحات روائح ان اللہ بالغ
امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا سر بسر معطر ومروح شود واغصان نہال
صبر بثمار انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب بکمالیت رسد ومر
تاج عنایت ھذا عطاؤنا فامنن اور امسک در اہتزاز آید ومنادی وربک
الغفور ذو الرحمۃ نداور دہد اِنّ ھذا لرزقنا مالہ من نفاد واللہ . واللہ
اعلم بالصواب

مکتوب ششم

عہد الست کی یاد میں

اے عزیز! جب انس و محبت کے سازوں کی آواز دل کے کانوں کو پہنچتی ہے اور خطاب ربانی۔ الست بربکم (۱) کے نغمے یاد آتے ہیں اور۔ قالوا بلیٰ (۲) کی ہچکیوں کی یاد سامنے آتی ہے اور غم کی باوقار بلبلیں ۔ یا اسفیٰ علی یوسف (۳) کا نغمہ حسرت بلند کرتی ہیں۔ کرب و تکلیف کے بربط۔ وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم (۴) کا ترانہ انکسار بجاتے ہیں اور۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ (۵) کی بے نوائی

۱: کیا میں تمہارا خدا نہیں۔ (سورۂ اعراف۔ پ ۹)

۲: ہاں! تو ہمارا خدا ہے۔ (سورۂ اعراف۔ پ ۹)

۳: یوسف پر افسوس ہے ۔ (سورۂ یوسف۔ پ ۱۳)

۴: اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں اور وہ ضبط کئے ہوئے ہے۔ (سورۂ یوسف۔ پ ۱۳)

۵: میرا رونا اور اظہار غم و شکایت اللہ سے ہے۔ (سورۂ یوسف۔ پ ۱۳)

کے طنبوروں کی آواز۔ فصبر جمیل (٦) کے ساتھ ہمنوا ہوتی ہے اور جذبات شوق کی بجلیاں اسرار کے آسمانوں کی فضاء میں چمکنے لگتی ہیں اور جنون کے انوار دل کو لٹا دیتے ہیں کہ۔ یکا دسنا برقہ ویذھب با لا بصار (٧) اور آنسوؤں کے قطرے روحوں کی آنکھوں کے بادلوں سے اتنے گر پڑتے ہیں کہ۔ من کان یرید حرث الآخرۃ نزدلہ فی حرثہ (٨) کی زمین۔ وعد کم اللہ (٩) کی سبزیوں کی کاشت سے سب فصل ہو جائے اور۔ من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (١٠) کی امیدوں کے باغ۔ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا (١١) کی خوشبودار ہواؤں سے سر تاسر معطر و شادماں ہو جائیں اور۔ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب (١٢) کے صبر کے درخت کی ٹہنیوں کے پھل مکمل ہو جاویں اور

٦: صبر اچھی چیز ہے۔ (سورۃ یوسف۔ پ ١٣)

٧: قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھوں کی روشنی لے جائے۔ (سورۃ نور۔ پ ١٨)

٨: جو آخرت کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اس کی کھیتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ٢٥)

٩: تمہارے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ (سورۃ فتح۔ پ ٢٦)

١٠: جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو وہ اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ (سورۃ طلاق۔ پ ٢٨)

١١: اللہ اپنے حکم کو نافذ کرتا ہے اسی نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہے۔ (سورۃ طلاق۔ پ ٢٨)

١٢: صابروں کو ان کا اجر بغیر کسی حساب کے دیا جاتا ہے۔ (سورۃ زمر۔ پ ٢٣)

هذا عطاؤنا فامنن اوامسك بغير حساب (۱۳) کی عنایت کے گھوڑے دوڑنے لگ جاویں اور۔ وربك الغفور ذوالرحمته (۱۴) کا منادی آواز دے کہ۔ ان هذا لرزقنا ماله من نفاد (۱۵)۔

(واللہ اعلم بالصواب)

۱۳: یہ ہماری دین ہے کسی پر احسان کر یا خود روکے رکھ، تجھ پر کوئی حساب نہیں۔ (سورة ص۔ پ ۲۱)

۱۴: تیرا رب رحمت والا ہے۔ (سورة کہف۔ پ ۱۵)

۱۵: یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ (سورة ص۔ پ ۲۳)

مکتوب ہفتم

اے عزیز! تا جبہہ اضطرار بر خاک نیاز تہی واز سحاب اعین باران حسرت بہاری بوستان عیش ہرگز از نباتات طرب سرسبز نشود و نخلستان امید بعراجین مراد بارور نگردد و اغصان صبر باوراق رضاو ریاحین انس و ثمرات قرب وان له عندنا لزلفیی وحسن ماب سرسبز نشود و بنمایۂ نرسد و عندلیب قلب بنغمہ شوق در پرواز نشود واز فضای لا تمدن عینیك الی ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحیوة الدنیا لنفتنهم فیه عبور بکند وہ گز بدہ مقعد صدق عند ملیك مقتدر نرسد واز اثمار اشجار لهم ما یشاؤن عند ربهم ہیچ بر نخورد واز بوستان والله عنده حسن المآب بوی ہمشامجان وی نرسد واز گلزار نعیم ولهم دار السلام عند ربهم وهو ولیهم بما کانوا یعلمون ہیچ بر خورداری نیابد۔

والسلام

مکتوب ہفتم

قرب الٰہی کے مقامات میں

اے عزیز! جب تک تو اضطرار کی پیشانی نیاز کی خاک پر نہیں رکھے گا اور آنکھوں کے بادل سے حسرت کی بارش نہیں برسائے گا۔ اس وقت تک تیری زندگی کا باغ خوشی کے سبزوں سے تروتازہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی تیری امید کا نخلستان مرادوں کی کھجوروں سے بارآور ہو سکتا ہے اور اسی طرح صبر کی ٹہنیاں رضا کے پتوں سے اور انس کے باغیچے اور قرب کے پھل۔ وانا له عند نالزلفیٰ وحسن مآب (۱) کی تروتازگی کو نہیں پہنچ سکتے اور دل کا بلبل شوق کے نغمے نہیں گا سکتا اور ہمائے قلب۔ انی ذاهب الیٰ ربی سیهدین (۲) کے پروں سے انسان کے دماغی پنجرے سے نہیں اڑ سکتا اور۔ لا تمدن عینیك الیٰ ما متعنابهٖ ازواجا منهم زهرة الحیٰوة

۱: اس کے لئے ہمارے پاس عمدہ پیشکش اور اچھا انجام ہے۔ (سورۃ ص۔ پ ۲۳)

۲: میں اللہ تعالیٰ کی طرف جا رہا ہوں وہ مجھے ہدایت دے گا۔ (سورۃ صافات۔ پ ۲۳)

الدنیا لنفتنهم فیه (۳) کی فضا عبور نہیں کر سکتا اور کبھی بھی۔ مقعد صدق عند ملیك مقتدر (۴) کے کنگروں تک نہیں پہنچ سکتا اور۔ لهم ما یشاؤن عند ربهم (۵) کے درختوں کے پھلوں سے نہیں کھا سکتا اور۔ والله عنده حسن المأب (۶) کے باغ کی خوشبوئیں اس کی مشام جاں کو نہیں پہنچ سکتیں۔ لهم دار السلام عند ربهم وهو ولیهم بما کانوا یعلمون (۷) کے گلزار کی نعمتوں سے میوے نہیں کھا سکتا۔

والسلام

۳: تو اپنی نظر کو دنیا کی چمک کی طرف جو ہم نے ان کو بطور آزمائش دی ہے، مت پھرا۔
(سورۂ طٰہٰ۔ پ ۱۶)

۴: اقتدار والے بادشاہ کے ہاں سچے ٹھکانے ہیں۔ (سورۂ ق۔ پ ۲۶)

۵: ان کے لئے جو کچھ چاہیں اللہ کے ہاں ہے۔ (سورۂ آل عمران۔ پ ۳)

۶: اللہ کے ہاں اچھا انجام ہے۔ (سورۂ آل عمران۔ پ ۳)

۷: ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اللہ کے ہاں اور وہی ان کا سرپرست ہے ان کے اعمال کی وجہ سے۔
(سورۂ انعام۔ پ ۸)

مکتوب ہشتم

اے عزیز چون فروغ نور صبح توحید از افق مشارق قلوب ظہور یابد که والصبح اذا تنفس وشموس عین الیقین بر افلاک سرائر برخ استوار شود که والشمس تجری لمستقر لها ظلمات وجود بشریہ در ضوء انوار لمعات نورهم یسعی بین ایدیهم متواری شود وسر تولج اللیل فی النهار ظاہر گردد وسابقہ عنایت الله ولی الذین امنوا یخرجهم من الظلمات الی النور نقاب از پیش بردارد وبر لشکر شیطان که ان الشیطان لکم عدو مبین فیروز آئی واودر معرکہ فاتخذوه عدوا باسپاہ خویش که زین للناس حب الشهوات من النساء والبنین بالشکر قلب معارض شود وایشان از صدق حال بلسان اضطرار بر خوانند که یضیق صدری ولا ینطق لسانی و باہزاران عجز درخواست کنند که واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولٰینا فانصرنا علی القوم الکافرین وہاتف عنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو ندا کند که ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الا علون امداد عساکر وان جندنا لهم الغالبون را تا اعلام اذا جاء نصر الله والفتح در رسد وطلیعۂ انا فتحنا تیغ انا لننصرُ رسلنا والذین امنوا از نیام نرفع

درجات من نشاء در رشد و در لشکر اعدا حمله آرد و اخبار نصر من الله والفتح قریب متواتر و متوالی حال بذا ورد بد که قل اللهم مالك الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شيء قدير.

مکتوب ہشتم

قربِ الٰہی اور سالک

اے عزیز! جب صبح توحید کا نور دل کے افق مشرق سے ظاہر ہو گا کہ۔ والصبح اذا تنفس (۱) اور۔ والشمس تجری لمستقر (۲) کہا گیا ہے عین الیقین کا سورج رازوں کے آسمانوں کے استواء کے رخ پر ہو گا اور بشری وجود کی ظلمتیں جب۔ نورھم یسعٰی بین ایدیھم (۳) کے نور کی روشنی کی چمک میں چھپ جائیں گی اور۔ تولج اللیل فی النہار (۴) کا بازار لگ جائے گا اور۔ اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات

۱: جب صبح نمودار ہو گی۔ (سورۃ تکویر۔ پ ۳۰)

۲: سورج اپنے ٹھکانے کی طرف جاتا۔ (سورۃ یٰس۔ پ ۲۳)

۳: ان کا نور ان کے آگے چمکے گا ۔(سورۃ حدید۔ پ ۲۶)

۴: تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

الیٰ النور (۵) کا پیش رو سامنے سے نقاب اٹھائے گا تو۔ ان الشیطان کم عدو مبین (٦) شیطان کے لشکر پر فتح مند ہو گا اور وہ (شیطان) فاتخذوہ عدوا (۷) کے معرکے میں اپنے لشکر۔ زین للناس حب الشھوات من النساء والبنین (۸) سے تیرے دل کے لشکر کا مقابلہ کرے گا اور وہ لشکر اضطرار کی زبان سے سچے حال میں۔ ویضق صدری ولا ینطلق لسانی (۹) پڑھینگے اور ہزار عجز و انکساری سے دعا کریں گے۔ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین (۱۰) اور ہاتف غیبی۔ عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو

---

۵ : اللہ ولی ہے ایمان والوں کا ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔
(سورۃ بقرۃ۔ پ ۳)

٦ : شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ (سورۃ فاطر۔ پ ۲۳)

۷ : اسے اپنا دشمن سمجھ۔ (سورۃ فاطر۔ پ ۲۳)

۸ : لوگوں کے لئے عورتوں بچوں کی خواہشات کو مزین کیا گیا ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

۹ : پیغمبری کے بوجھ سے میرا دل تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان میں گویائی بھی واضح نہیں۔
(سورۃ قصص / نحل۔ پ ۱۹)

۱۰ : اے اللہ ہم کو معاف کر دے، بخش دے، رحم فرما، تو ہمارا مولا ہے ہمیں کافروں پر فتح نصیب کر۔
(سورۃ بقرۃ۔ پ ۳)

(۱۱) کی آواز دے گا کہ۔ لا تحصنوا ولا تحزنو وانتم الاعلون (۱۲) کے امداد کے لشکر۔ وان جندنا لهم الغالبون (۱۳) کے اعلان اور۔ اذا جاء نصر من الله والفتح (۱۴) پہنچ آئیں گے اور انا فتحنا (۱۵) کا مقدمتہ الجیش۔ انا لننصر ورسلنا والذین آمنوا (۱۶) کی تلوار۔ نرفع درجات من نشاء (۱۷) کے نیام سے نکالے گا اور دشمن کے لشکر پر حملہ کرے گا اور۔ نصر من الله وفتح قریب (۱۸) کی خبر شہرت پکڑے گی اور آواز دینے والا۔ اللهم مالك الملك توتی الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر

۱۱: اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو (غیبوں کو) اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ (سورۃ انعام۔ پ ۸)

۱۲: نہ سست ہو اور نہ غم کرو تمہارے لئے برتری ہے۔ (سورۃ محمد۔ پ ۲۶)

۱۳: ہمارے لشکر ہی غالب ہوتے ہیں۔ (سورۃ صافات۔ پ ۲۳)

۱۴: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی۔ (سورۃ نصر۔ پ ۳۰)

۱۵: ہم نے فتح دی۔ (سورۃ فتح۔ پ ۲۶)

۱۶: ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور مومنوں کی۔ (سورۃ مومن۔ پ ۲۴)

۱۷: ہم جس کے چاہتے ہیں مرتبے بلند کرتے ہیں۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۱۸: اللہ کی طرف سے امداد اور فتح قریب ہے۔ (سورۃ صف۔ پ ۲۸)

انك علی كل شیء قدير (۱۹) کی آواز دے گا۔

۱۹: اے مالک الملک تو جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے ملک لے لے۔ تو ہی عزت دیتا ہے اور تو ہی ذلت دیتا ہے، تیرے ہاتھ میں خیر ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(سورۂ آل عمران۔ پ ۳)

مکتوب نہم

اے عزیز از کارخانہ المال والبنون زینة الحیوة الدنیا بیرون آئی و دست از شغلتنا اموالنا واهلونا بردار و از حضیض صحبت فرو ماندگان تیہ غفلت کہ نسو الله فانسیهم انفسهم پای ہمت را نخت بیرون بر و رستم وار رخش طلب در میدان عشق در تاز و گوی سبقت والسابقون السابقون اولئك المقربون بچوگان استعانت واستعینوا بالله جایگاہ اولئك علی هدی من ربهم واولئك هم المفلحون در رسان شاید کہ بیک دولت و بشر الذین امنوا ان لهم قدم عند ربهم در رسد و بشارت چنیں وا رساند کہ ان الله بالناس لرؤف رحیم و اسرار نام قد جائکم بصائر من ربکم را بدست تو دہند چون بر موز و اشارات آن اطلاع یابے در حال از سر شوق سر را قدم سازی سبل السلام هذا صراط ربك مستقیم پیش گیری و قصد منزلگاہ لهم جنات تجری من تحتها الانهار کنی و از جنات نعیم خلد لهم درجات عند ربهم و مغفرة و رزق کریم خرمای تر در چینی و بشر عنایت ان الذین سبقت لهم من الحسنی در رسد و از مملکت لهم دار السلام رضی الله عنهم و رضوا عنه خبر یابی یک باز گوید در تختگاہ ومن اوفی بما عاهد علیه الله فسیؤتیه اجرا عظیما دائی شود و باز گوید کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون.

مکتوب نہم

سالک اور مقصد

اے عزیز! ۔ المال والبنون زینة الحیوٰة الدنیا (۱) کے کارخانے سے باہر قدم رکھ اور شغلتنا اموالنا واھلونا (۲) سے ہاتھ اٹھالے اور ۔ نسو اللہ فانسھم انفسھم (۳) کے عاجزوں کی ذلت کی صحبت سے غفلت کے جنگل سے ہمت کے پاؤں کو سختی سے باہر نکال اور بہادرانہ طور پر اپنی طلب کے گھوڑے کو عشق کے میدان میں دوڑا اور ۔ والسابقون السابقون اولئک المقربون (۴) کے سبقت کی گیند کو ۔ واستعینوا باللہ (۵) کی مدد کے ڈنڈوں سے ۔ اولئک علی ھدی من

۱: مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی رونق ہے۔ (سورۂ کہف ۔ پ ۱۶)

۲: ہم کو ہمارے مال اور اولاد نے روکے رکھا تھا۔ (سورۂ فتح ۔ پ ۲۶)

۳: انہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو انہیں ان کے نفس بھول گئے۔ (سورۂ حشر ۔ پ ۲۸)

۴: جو پہلے ایمان لائے وہ پہلے ہیں اور وہی اللہ کے قریب ہیں۔ (سورۂ واقعہ ۔ پ ۲۷)

۵: اللہ سے مدد مانگو۔

ربهم واو لئك هم المفلحون (۶) کی جگہ پر پہنچادے، شاید کہ۔ بشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم (۷) کی دولت کا پیغام پہنچ جائے اور اسی طرح۔ ان الله بالناس لرؤف الرحیم (۸) کی بشارت بھی پہنچ جائے اور۔ قد جائکم بصائر من ربکم (۹) کے اسرار ناموں کو تیرے ہاتھ میں دے دیں۔ جب تو ان کے رموز و اشارات سے واقف ہو جائے گا تو اسی وقت شوق کی بدولت سر سے قدم کا کام لے گا اور۔ سبل السلام هذا صراط مستقیماً (۱۰) کے راستے پر چلنا شروع کر دے گا اور۔ لهم جنت تجری من تحتها الانهر (۱۱) کی سیر گاہ کا قصد کرے گا اور نعمتوں کی جنات خلد سے۔ لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق کریم (۱۲) کی تازہ کھوریں چنے گا اور۔ ان الذین سبقت لهم من

۶: وہ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور وہی نجات پانے والے ہیں۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۱)

۷: خوش خبری دے ان لوگوں کو جو ایمان والے ہیں، اللہ کے ہاں ان کے لئے سچائی کا مقام ہے۔

۸: اللہ لوگوں پر مہربان ہے۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۲)

۹: اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف عبرت کی باتیں آگئی ہیں۔ (سورۃ انعام۔ پ ۸)

۱۰: سلامتی کے راستے ہیں اور یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔ (سورۃ مائدہ۔ پ ۶، انعام۔ پ ۸)

۱۱: ان کے لئے جنت جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ (سورۃ صف۔ پ ۲۸)

۱۲: ان کے لئے اللہ کے ہاں بخشش اور عمدہ رزق ہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

الحسنیٰ (۱۳) کی عنایت کا خوش خبری دینے والا آئے گا اور۔ مملک لھم دار السلام رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ (۱۴) رضا کی خبریں ایک ایک کر کے سنائے گا اور۔ ومن اوفیٰ بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما (۱۵) کے تحت کی دعوت دے گا اور پھریوں کے گا۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون (۱۶)۔

۱۳: وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے سابق اچھائی لکھی گئی ہے۔ (سورۃ انبیاء۔ پ ۱۷)

۱۴: ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

۱۵: جس نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو اللہ تعالی اس کو اجر عظیم دے گا۔ (سورۃ فتح۔ پ ۲۶)

۱۶: تم کبھی بھی نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خدا کی راہ میں خرچ کرو۔

(سورۃ آل عمران۔ پ ۴)

مکتوب دہم

اے عزیز چون لوامع انوار الله نور السموات والارض بہ نزہتگاہ
ضمائر لائح شود وز جاج قل از تاثیر آن نورانی گردد کہ المصباح فی زجاجۃ
الزجاجۃ کانها کوکب دری بارق کشف یوقد من شجرۃ مبارکۃ
زیتونۃ از سر اوقات تمام لا شرقیۃ ولا غربیۃ در لمعان و قنادیل فکرت یکاد
زیتها یضیء ولو لم تمسسه نار فروزان گردد وآسمان سرائر بنجوم حکمت
وبالنجم هم یهتدون سر بسر جملہ قرین گردد کہ انا زینا السماء الدنیا بزینۃ
ن الکواکب واقمار حضور از افق نور علی نور بر دلج استعلا عروج نماید کہ والقمر
قدرناه منازل حتی عاد کالعرجون القدیم وغطاء لیالی غفلت کہ والليل اذا
یغشٰے صفت والنهار اذا تجلی شد و ریاحین گلزار نعیم کہ والمستغفرین
بالاسحار نافہ بر کشد و با اہل اسحار کانو قلیلا من اللیل ما یهجعون نغمات
اخران آہنگ عشق بر کشد من ذات یهدی الله لنوره من یشاء در دمد و شموس
معارف از مطالع من یهد الله فهو المهتد طلوع کند اسرار لا الشمس ینبغی
لها ان تدرك القمر ولا اللیل سابق النهار و کل فی فلك یسبحون اظہور
انجاد ولطائف و غوامض اسرار ویضرب الله الامثال للناس والله بکل
شیء علیم از خفای اشکال کشوف شود والله اعلم بالصواب۔

مکتوب دہم

وصول الی اللہ میں

اے عزیز! جب اللہ نور السموات والارض (۱) کی چمک دلوں کی سیر گاہ پر روشن ہو جائے اور۔ المصباح کالزجاجة کانها کوکب دری (۲) کا آئینہ اس کی تاثیر سے روشن و نورانی ہو جائے اور یوقد من شجرة مبارکة زیتونة (۳) کے انکشاف کی تجلیاں۔ لا شرقیة ولا غربیة (۴) کے بادلوں کے پردے سے چمک جائیں اور۔ یکاد زیتها یضیء ولو لم تمسسه نار (۵) سے تیرے فکر کی قندیلیں

۱: خدا آسمان اور زمین کو نور بخشنے والا ہے۔ (سورۂ نور۔ پ ۱۸)

۲: وہ قندیل شیشہ کا تھا اور وہ شیشہ گویا چمکدار ستارہ ہے۔ (سورۂ نور۔ پ ۱۸)

۳: وہ جلتا ہے زیتون کے مبارک تیل سے۔ (سورۂ نور۔ پ ۱۸)

۴: نہ شرقی نہ غربی۔ (سورۂ نور۔ پ ۱۸)

۵: قریب ہے اس کا تیل جلنے لگ جائے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ (سورۂ نور۔ پ ۱۸)

روشن ہو جائیں وبالنجم ھم یھتدون (۶) رازوں کا آسمان حکمت کے ستاروں سے مزین ہو جائے کیونکہ۔ ان زینا السماء الدنیا بزینة الکواکب (۷) آیا ہے اور۔نور علیٰ نور (۸) کے کنارے سے حضور کے چاند بلندیوں کے محل پر نمودار ہوں کیونکہ۔ والقمر قدرناہ منازل حتیٰ عاد کالعرجون القدیم (۹) آیا ہے۔ واللیل اذا یغشیٰ (۱۰) کی غفلت کی راتوں کے اندھیروں کو۔ والنھار اذا تجلیٰ (۱۱) کی تجلی کی صفت بخش دے اور۔ والمستغفرین بالاسحار (۱۲) کی نعمتوں کے باغوں کی خوشبو پھیلے اور۔ کانو قلیلا من اللیل ما یھجعون (۱۳) کی

---

۶ : ستاروں سے وہ راستہ پاتے ہیں۔ (سورۃ نحل۔پ ۱۴)

۷ : ہم نے دنیا کے آسمانوں کو ستاروں سے مزین کیا ہے۔ (سورۃ صافات۔پ ۲۳)

۸ : نور پر نور ہے۔ (سورۃ نور۔پ ۱۸)

۹ : ہم نے چاند کو اس کی منزلوں میں ٹھہرایا ہوا ہے یہاں تک کہ وہ پہلے کی طرح باریک ہو جاتا ہے۔ (سورۃ یٰسین۔پ ۲۳)

۱۰ : قسم ہے رات کی جو ڈھانپ لیتی ہے۔ (سورۃ لیل۔پ ۳۰)

۱۱ : قسم ہے دن کی جو روشن ہوتا ہے۔ (سورۃ لیل۔پ ۳۰)

۱۲ : صبح کے وقت بخشش مانگنے والے۔ (سورۃ آل عمران۔پ ۳)

۱۳ : وہ رات کو بہت تھوڑا سوتے ہیں۔ (سورۃ ذاریات۔پ ۲۷)

سحری کی بلبلیں اپنے ارادہ عشق کے غمگین نغمے بلند کریں اور۔ يهدى الله لنوره من يشاء (۱۴) کے دولت کی صبح پھوٹ پڑے اور۔ من يهدى الله فهو المهتد (۱۵) کے مطالعے سے معرفتوں کے سورج طلوع ہوں اور۔ لا شمس ينبغى لها ان تدرك القمر ولا الليل سابق النهار وكل فى فلك يسبحون (۱۶) کے اسرار کا پوار ظہور ہو جائے اور۔ يضرب الله الامثال للناس والله بكل شىء عليم (۱۷) کے مشکلات اور اسرار کی باریکیاں اپنی پوشیدہ شکلوں سے منکشف ہو جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

۱۴: اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۱۵: جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت والا ہوتا ہے۔ (سورۃ کہف۔ پ ۱۵)

۱۶: نہ تو سورج چاند کو پا سکتا ہے اور نہ رات دن سے آگے آ سکتی ہے، ہر ایک اپنی اپنی جگہ چلتے ہیں۔ (سورۃ یٰسین۔ پ ۲۳)

۱۷: اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں پیش کرتا ہے اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

مکتوب یازدہم

اے عزیز چون مہر سپہر معرفت بر اوج کمال الیوم اکملت لکم
دینکم واتممت علیکم نعمتی عروج کند بوارق انوار ورضیت لکم
الاسلام دینا در لمعان آید وشواہد آیات افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام
فہو علی نور من ربہ در مشارق لقد جاءک الحق من ربک عین
الیقین مشاہدہ شود وبدو دقائق نفائس اسرار وللہ خزائن السموات والارض
خبر دہند وبدو دقائق حقائق فی الارض آیات للموقنین وفی انفسکم
افلا تبصرون مطلع گرداند ودر رموز واشارات فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
محرمت کنند ریاح فیض وارسلنا الریاح لواقح در روائح فضل نصیب
برحمتنا من نشاء از مہب عنایت اللہ لطیف بعبادہ در بساتین انا لا
نضیع اجر من احسن عملا [illegible] ان اللہ مع
الذین اتقوا والذین ہم محسنون بوارق شود و ثمار تجلی ہمہ سر سبز وبار آور
گردد ینابیع وصول ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء از شوامخ جبال واللہ
ذو الفضل العظیم در منحل اودیہ قلوب جاری شود مخبر احوال زمان چنین
بشارت رساند کہ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لہم

الرحمن ودا و مبشر اقبال بشارت چنین رساند کہ یا عبادی لا خوف علیکم الیوم ولا انتم تحزنون رضوان دیار بلدة طیبة ورب غفور بالحق تجلیات سلام قولا من رب رحیم در رسد وابواب جنت جنت وصول باز کند ومائدہ نعیم رضی اللہ عنہم در پیش کشد وبگوید ولکم فیہا ما تشتہی انفسکم ولکم فیہا ما تدعون نزلا من غفور رحیم ۔

گیارہواں مکتوب

قرب کی منازل میں

اے عزیز! جب۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (۱) کے کمال کی بلندیوں پر معرفت کا چمکدار سورج بلند ہو جائے اور۔ رضیت لکم الاسلام دینا (۲) کے انوار کی بجلیاں چمکنے لگیں اور۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہٖ (۳) کے نور کی نشانیاں۔ لقد جاءك الحق من ربك (۴) کے مشرق میں یقین کی آنکھوں سے مشاہدہ ہوں اور۔ وللہ خزائن السموات

۱: آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر نعمت کو پورا کر دیا ہے۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

۲: تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا۔ (سورۃ اعراف۔ پ ۸)

۳: جس کا سینہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لئے کھول دے تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہوتا ہے۔ (سورۃ زمر۔ پ ۲۳)

۴: تیری طرف تیرے رب سے حق آیا۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

والارض (۵) کے عمدہ اسرار کی باریکیوں سے اطلاع دیں اور۔ فی لارض آیات للمؤمنین وفی انفسکم افلا تبصرون (۶) کی حقیقتوں کی نزاکتوں پر مطلع کریں۔فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (۷) کی رموزواشارات کارزداں بنائیں۔ وارسلنا الریاح لواقع (۸) کے فیض کی ہوائیں۔ نصیب برحمتنا من نشاء (۹) کے فضل کی خوشبوؤں سے۔ اللہ لطیف بعبادہٖ (۱۰) کے عنائت کے جھونکوں سے۔انا لا نضع اجر من احسن عملہ (۱۱) کے باغوں میں چلنی شروع ہوں اور۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (۱۲) کے باغ کے درخت شہود کے درقوں اور تجلی کے میوؤں سے سب سرسبز اور بارآور ہوں

---

۵ : اللہ تعالیٰ کے لئے زمین وآسمان کے خزانے ہیں۔ (سورۃ منافقون۔ پ ۲۸)

۶ : زمین میں اور تمہارے نفسوں میں مومنوں کے لئے علامت ہیں، پھر تم کیوں نہیں دیکھتے۔ (سورۃ ذاریات۔ پ ۲۷)

۷ : جدھر تمہیں پھرلیا جائے ادھر ہی اللہ ہے۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۲)

۸ : ہم نے ہواؤں کو بوجھل بھیجا۔ (سورۃ حجر۔ پ ۱۴)

۹ : ہم پہنچاتے ہیں اپنی رحمت جسے چاہتے ہیں۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

۱۰ : اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ (سورۃ شوریٰ۔ پ ۲۵)

۱۱ : ہم نہیں ضائع کرتے اچھے عمل والے کے اجر کو۔ (سورۃ کہف۔ پ ۱۵)

۱۲ : اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ والے اور احسان والے ہیں۔ (سورۃ نحل۔ پ ۱۴)

اور۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء (۱۳) کے وصل کے چشمے۔ والله ذو الفضل العظيم (۱۴) کے بلند پہاڑوں سے دل کی وادی کے نشیب میں جاری ہوں اور زمانہ کے حالات کی خبر دینے والا۔ ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمٰن ودا (۱۵) کی بشارت پہنچائے اور اقبال کی خوشخبری دینے والا۔ يا عبادی لا خوف عليكم اليوم ولا انتم تحزنون (۱۶) کی بشارت سنائے اور۔ بلدة طيبة ورب غفور (۱۷) کے شہروں کا وارد۔ سلام قولا من رب رحيم (۱۸) کی مبارک بادی کی آواز دیتا ہوا پہنچ آئے اور جنت کے دروازے وصل کے لئے کھول دے اور۔ رضی الله عنهم (۱۹) کی نعمتوں کا دستر خوان

۱۳: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے۔ (سورۃ جمعہ۔ پ ۲۸)

۱۴: اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔ (سورۃ جمعہ۔ پ ۲۸)

۱۵: وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور نیک عمل کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے محبت پیدا کر دیگا۔ (سورۃ مریم۔ پ ۱۶)

۱۶: اے لوگو! آج تم پر خوف ہے اور نہ تم غم کرو۔ (سورۃ زخرف۔ پ ۲۵)

۱۷: شہر پاک ہے اور رب بخشنے والا ہے۔ (سورۃ سبا۔ پ ۲۲)

۱۸: رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا قول ہوگا۔ (سورۃ یٰسین۔ پ ۲۳)

۱۹: اللہ ان سے راضی ہوا۔ (سورۃ بینہ۔ پ ۳۰)

سامنے مچائے اور یہ کہے۔ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا ماتدعون نزلا من غفور الرحیم (۳۰)۔

۳۰۔ تمہارے لئے اس جنت میں وہ ہے جو تمہارے نفس چاہیں اور تمہارے لئے وہی ہے جو تم مانگو گے یہ سب کچھ بخشنے والے مہربان خدا کی طرف سے مہمانی تواضع ہو گی۔
(سورۃ حم سجدہ پ ۲۴)

مکتوب دوازدہم

اے عزیز چون بروق شہود از خرق غمام فیض یهدی الله لنوره من یشاء در خشیدن گیر دو روائح وصول از مہیب عنایت یختص برحمته من یشاء درو زیدن آید و ریاحین انس در ریاض قلوب بشگفد و بلابل شوق در بساتین ارواح بغمات یا اسفی علی یوسف چون ہزار داستان در ترنم آید ونیران اشتیاق در کوانین سرائر شعلہ بر زند و اطیار افکار در فضای عظمت از غایت طیران پی پر شود فحول درواد ے معرفت پی گم کند و قواعد ارکان افہام از صدمت ہیبت در تزلزل آید و سفن عزائم در دریای عشق یحبهم ویحبونه در تلاطم آید ہر یکی بزبان حال ندا کند رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین سابقہ عنایت ان الذین سبقت لهم منا الحسنیٰ در رسد وایشان را بر ساحل جودی فی مقعد صدق فرود آرد و در مجلس مستان بادۂ الست رساند مائدہ نعیم للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ را در پیش کشد و کوس وصول از جام قرب بایدی سفرة وسقاهم ربهم شرابا طهورا گردان شود و ملک ابدی و دولت سرمدی واذا رأیت ثم رأیت نعیما وملکا کبیرا مشاہدہ گردد۔

بارہواں مکتوب

سلوک وطریقت میں

اے عزیز! جب شہود کی تجلیاں۔ یھدی الله لنورہ من یشاء (۱) کے فیض کے بادلوں کے ٹکڑوں میں سے چمکنے لگیں اور۔ یختص برحمتہٖ من یشاء (۲) کے وصل کی ہوائیں عنائت کے دریچوں سے چلنی شروع ہو جائیں۔ انس و محبت کے پھول دلوں کے باغوں میں اگ جائیں اور شوق کی بلبلیں روح کے باغیچوں میں۔ یا اسفٰی علی یوسف (۳) کے نغموں سے ہزار داستان کی طرح گنگنانے لگیں اور شوق کے شرارے رازوں کے چولہوں میں شعلہ زن ہوں اور افکار کے پرندے عظمت کی فضا میں انتہائی اونچی پرواز کی وجہ سے بے پر ہو جائیں اور بڑے بڑے معرفت کی وادی

۱: اللہ نور کی طرف جسے چاہے ہدایت دیتا ہے۔ (سورۃ نور۔ پ ۱۸)

۲: اللہ خاص کرتا ہے اپنی رحمت سے جسے چاہے۔ (سورۃ آل عمران۔ پ ۳)

۳: افسوس ہے یوسف پر۔ (سورۃ یوسف۔ پ ۱۳)

میں گم ہو جائیں اور سوچ و سمجھ کی بنیادوں کے ستون ہیبت کے صدمے سے متزلزل ہو جائیں اور ارادے کی کشتیاں۔ ماقدروا اللہ حق قدرہ (۴) کے دریاؤں میں۔ وھی تجری بھم فی موج کالجبال (۵) کی ہواؤں سے حیرت کی لہروں میں عاجز ہو جائیں اور۔ یحبھم ویحبونہ (۶) کے دریائے عشق کی موجوں میں تلاطم پیدا ہو اور ہر ایک اپنی زبان حال سے۔رب انزلنی منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین (۷) کی آواز دے اور۔ ان الذین سبقت لھم منا الحسنٰی (۸) کی عنایت سابقہ پہنچ آئے اور انہیں۔ فی مقعد صدق (۹) کے جودی پہاڑ کے ساحل پر اتار دے اور شراب الست کے مستوں کی مجلس میں پہنچادے اور۔ للذین احسنوا الحسنٰی وزیادۃ (۱۰) کی نعمتوں کے دسترخوان کو سامنے رکھا

---

۴ نہیں جانا انہوں نے اللہ کی قدر کو جیسا حق ہے۔ ([illegible])

۵ چلاتی ہے انہیں پہاڑوں جیسی موجوں میں۔ (سورۃ ہود۔ پ ۱۲)

۶ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں۔ (سورۃ مائدہ۔ پ ۶)

۷ اے اللہ مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو بہتر اتارنے والا ہے۔ (سورۃ مومنون۔ پ ۱۸)

۸ جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے اچھائی میں سبقت کی۔ (سورۃ انبیاء۔ پ ۱۷)

۹ سچ کے ٹھکانے میں۔ (سورۃ قمر۔ پ ۱۷)

۱۰ جن لوگوں نے اچھائی کی ان کے لیے اچھائی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ (سورۃ یونس۔ پ ۱۱)

دے اور۔ بایدی سفرۃ (۱۱) کے وصل کے پیالے۔ وسقاھم ربھم شرابا طھورا (۱۲) کے جام قرب گردش میں آجائیں اور تجھے اس وقت۔ واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا (۱۳) کے ملک ابدی اور دولت سرمدی کا مشاہدہ ہو جائے گا۔

۱۱: سفیروں کے ہاتھوں [illegible] (سورۃ عبس، پ ۳۰)

۱۲: انہیں ان کے رب نے پینے کو پاک چیز پلائی۔ (سورۃ دہر، پ ۲۹)

۱۳: تو دیکھے گا جہاں تو تجھے دولت نعمتیں اور بڑا ملک نظر آئے گا۔ (سورۃ دہر، پ ۲۹)

مکتوب سیزدہم

اے عزیز قلب سلیم باید کہ تا رموز فاعتبروا یا اولی الابصار اطلاع یابد و عقل کامل باید تا دقائق اسرار سنریھم ایاتنا فی الافاق وفی انفسھم را ادراک کند و یقینی صادق تا شواہد معرفت وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم را بعین قلب مشاہدہ میکند وبدائی وصول واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان مستقبل شود واز زواجر ینہ افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وا نکم الینا لا ترجعون از خواب غفلت یلھیھم الامل فسوف یعلمون بیدار گردد وبعروۃ الوثقی وما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر چنگ در زند و بر سفینہ ففروا الی اللہ سوار گردد و در دریای معرفت وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مردانہ وار بغواصی فرود آید اگر گوہر مقصود بچنگ افتد فقد فاز فوزا عظیما و اگر جان در طلب رود فقد وقع اجرہ علی اللہ۔

تیرہواں مکتوب

مقصد کی طلب میں

اے عزیز! قلب سلیم چاہیے تاکہ فاعتبروا یا اولی الابصار (۱) کے رموز سے اطلاع پا سکے۔ عقل کامل چاہیے تاکہ وہ سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم (۲) کے باریک رازوں کا ادراک کر سکے اور یقین صادق چاہیے تاکہ وہ وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم (۳) کے معرفت کی نشانیوں کو دل کی آنکھوں سے دیکھے واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (۴) کے وصل کی دعوت والے کے سامنے ہو جائے اور

۱: اے آنکھوں والو! نصیحت پکڑو۔ (سورۃ حشر۔ پ ۲۸)

۲: ہم ان کو اپنی نشانیاں آفاق اور ان کے نفسوں میں دکھائیں گے۔ (سورۃ حم سجدہ۔ پ ۲۵)

۳: ہر چیز اللہ کی تسبیح وحمد کرتی ہے لیکن تم نہیں سمجھتے۔ (سورۃ بنی اسرائیل۔ پ ۱۵)

۴: جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں قریب ہوں، بلانے والے کی پکار سنتا ہوں۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۲)

افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لا ترجعون (۵) کی واضع جھڑکیوں سے یلھیھم الامل فسوف یعلمون (٦) کے خواب غفلت سے بیدار ہو جائے ومالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر (۷) کی مضبوط رسی کو ہاتھ سے پکڑے اور ففرو الی اللہ (۸) کی کشتی پر سوار ہو اور وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (۹) کے دریائے معرفت میں مردانہ وار غوطہ زنی کرے۔ اگر مقصد کا موتی ہاتھ آیا۔ فقد فاز فوزا عظیما (۱۰) اور اگر اس کی جان طلب میں چلی گئی تو فقد وقع اجرہ الی اللہ (۱۱)۔

۵: کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہ آؤ گے۔ (سورۃ مومنون۔ پ ۱۸)

٦: ان کو امیدوں نے غفلت میں ڈالا ہوا ہے بہت جلد وہ جان جائیں گے۔ (سورۃ حجر۔ پ ۱۴)

۷: تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔ (سورۃ بقرۃ۔ پ ۱)

۸: اللہ کی طرف دوڑو۔ (سورۃ زاریات۔ پ ۲۷)

۹: ہم نے جن اور انس نہیں پیدا کیا مگر اس لئے کہ وہ عبادت کریں۔ (سورۃ زاریات۔ پ ۲۷)

۱۰: تو وہ کامیاب ہوا بڑی کامیابی کے ساتھ۔ (سورۃ احزاب۔ پ ۲۲)

۱۱: تو اس کا اجر دینا اللہ پر ہو گا۔ (سورۃ نساء۔ پ ۵)

مکتوب چہاردہم

اے عزیز چون عساکر جذبات الله یجتبی الیه من یشاء
بر ولایت قلوب تازد و طوامح نفوس امارہ را بلجام ریاضت و جاھدوا فی الله
حق جھادہ مرتاض و مذلل گرداند و جبابرہ فراعنہ ادر مجلس تقوٰی بسلاسل
مجاہدہ در کشد ایشہ را باغلال و اطیعوا الله و اطیعوا الرسول بیرون گرداند
و اعمال ارادات و اختیارات را بتادیب و من یعمل مثقال ذرة خیرا یره
سزا دہد و لشیہ رسوم و عادات و قواعد ارکان تلبیس و طامات را بکلی از میان بردار
دو منادی حال بزبان صدق مقال ندا کند کہ ان الملوك اذا دخلوا قربة
افسدوها و جعلوا اعزة اهلها اذلة و چون اراضی صفای قلوب از لوث
و من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه مصفا گردد و حدائق ارواح از
نسائم الطاف من یهد الله فهو المهتد سراسر معطر و مروح شود و صفحات
اوراق سرائر از نفائس رقوم لطائف اولئك كتب فی قلوبهم الایمان
مرقوم گردد شہود یوم تبدل الارض غیر الارض صفت حال گردد و روای
اشواق چون هباءً ا منثوراً در ہوا شود و بزبان حال صدا باز گوید و تری
الجبال تحسبها جامدة و هی تمر السحاب اسرافیل عشق صور در دمد

ونفخ فی الصور و تاثیر صاعقہ فصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض
بظہور انجامد و مبشر اقبال لا یحزنهم الفزع الاکبر در رسد وایشان را
تمکین دہد و بعلیین تمکین فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر دائی شود رضوان
بشارت بشریکم الیوم پیش آید و ابواب جنات نعیم بکشاید وبگوید سلام
علیکم طبتم فادخلوها خلدین وایشان بگویند الحمد لله الذی صدقنا
وعده واورثنا الارض نتبوأ من الجنة حیث نشاء فنعم اجر
العالمین۔
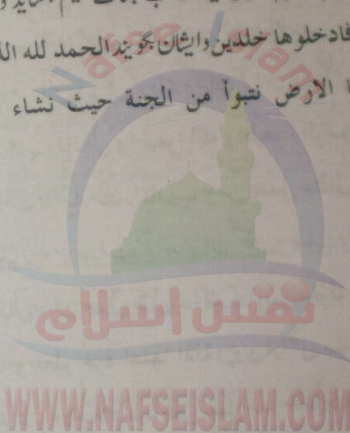
چودھواں مکتوب

جذبہ قرب میں

اے عزیز! جب الله یجتبی الیہ من یشاء (۱) کے جذبات کے لشکر دلوں کے ملک میں دوڑتے ہیں اور نفس امارہ کی بلندیوں کو وجاھدوا فی الله حق جهاده (۲) کی ریاضت کی باگ سے ذلیل وعادی بنادیتے ہیں اور بڑے بڑے فرعونوں کو تقویٰ کی مجلس میں مجاہدہ کی بیڑیوں میں پابند کرتے ہیں اور واطیعو الله واطیعو الرسول (۳) کے طوق سے خواہشات کو باہر نکالتے ہیں اور ارادوں اور اختیار کے اعمال کو ومن یعمل مثقال ذرة خیر یره (۴) کی تادیب سے سزادیتے ہیں اور رسوم وعادات

۱: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے لئے پسند فرماتا ہے۔ (سورۃ شوریٰ پ ۲۵)

۲: اور اللہ کی طلب میں پوری کوشش کرو۔ (سورۃ بقرۃ پ ۱)

۳: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرو۔ (سورۃ تغابن پ ۲۸)

۴: جس نے ایک مثقال بھی نیک عمل کیا وہ وہاں دیکھ لے گا۔ (سورۃ زلزال پ ۳۰)

کی بنیادوں کو اور اسی طرح فریب اور لاف زنی کے ارکان کو کلی طور پر درمیان سے ہٹا دیتا ہے تو حال کا منادی سچ کہنے والی زبان سے ان الملوك اذا دخلوا قریتہ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ (۵) کی آواز دیتا ہے۔ اور جب دلوں کی زمین من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ (۶) کی گندگی سے صاف ہو جائے اور روح کے باغیچے من یھدی اللہ فھو المھتد (۷) کے لطف کی ہواؤں سے سراسر معطر اور خوشبودار ہو جائیں اور رازوں کے اوراق کے صفحوں پر اولئك كتب فی قلوبھم الایمان (۸) کی عمدہ پر لطف تحریر لکھی جائے اور یوم تبدل الارض غیر الارض (۹) کا مشاہدہ صفت حال ہو جائے اور شوق کے پہاڑ ھباءً منثوراً (۱۰) کی طرح ہوا میں

۵: جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کرتے ہیں اور اس کے عزت دار لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں۔ (سورۃ نمل پ ۱۹)

۶: جس نے اسلام کے علاوہ دین تلاش کیا تو اس سے وہ دین قبول نہ کیا جائیگا (آل عمران پ ۳)

۷: جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت پر ہے۔ (سورۃ کہف پ ۱۵)

۸: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان راسخ ہے۔ (سورۃ مجادلہ پ ۲۸)

۹: جس دن زمین کی حالت غیر ہو جائیگی۔ (سورہ ابراہیم پ ۱۳)

۱۰: بکھرے ہوئے ذرات۔ (سورہ فرقان پ ۱۹)

اڑ جائیں اور زبان حال سے وتری الجبال تحسبها جامدة وهی تمر مر السحاب (۱۱) کی آواز آئے اور عشق کا اسرائیل ونفخ فی الصور (۱۲) کا صور پھونکے اور فصعق من فی السموات ومن فی الارض (۱۳) کے تاثیر کی بے ہوشی ظہور میں آجائے اور لا یحزنهم الفزع الاکبر (۱۴) کا بشارت دینے والا وقت پہنچ جائے اور ان کو عزت دے اور فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (۱۵) علیین کی دعوت دے اور رضوان جنت بشریکم الیوم (۱۶) کی بشارت سے پیش آئے اور نعمتوں کی جنت کے دروازے کھول دے اور سلام علیکم طبتم فادخلوها

۱۱: اور تو پہاڑوں کو جامد سمجھتا ہے حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑ رہے ہیں۔ (سورہ نمل پ ۲۰)

۱۲: صور میں پھونکا جائیگا۔ (سورہ زمر پ ۲۴)

۱۳: پس وہ بے ہوش ہو جائینگے جو بھی زمین و آسمان میں ہونگے۔ (سورہ زمر پ ۲۴)

۱۴: انہیں بڑے ڈر کے دن سے غم نہ ہوگا۔ (سورہ انبیاء پ ۱۷)

۱۵: سچے ٹھکانے میں مقتدر بادشاہ کے پاس ہوں گے۔ (سورہ قمر پ ۲۷)

۱۶: تمہیں آج کے دن خوشخبری ہے۔ (سورہ حدید پ ۲۷)

خالدین (۱۷) کے اور یہ داخل ہونے والے الحمد للّٰہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوأ من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین (۱۸) کہیں۔

۱۷: تم پر سلامتی ہو اور خوش آمدید۔ اس جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ۔
(سورۂ زمر پ ۲۴)

۱۸: تعریف ہے اس ذات کے لئے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنت کی سرزمین کا وارث بنایا۔ اس میں ہم جہاں دل چاہے، ٹھہرتے ہیں۔ بہت ہی اچھا ہے عمل والوں کا اجر۔
(سورۂ زمر پ ۲۴)

مکتوب پانزدہم

اے عزیز یکی از داعیہ شہوات ولا تتبع الھویٰ فیضلک عن سبیل اللہ اعراض کن واز مواطن غفلت ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا بروں آی واز صحبت اہل فسوق کہ فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ پرہیز واز منادی استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ ندای الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ بگوش ہوش استماع کن وبہ تنبیہ ایحسب الانسان ان یترک سدی شبی از خواب غرور ولا یغرنکم باللہ الغرور بیدار شو واز مقامات اہل حضور کہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ خبر پرس واز برای کعبہ مقصود پای از سر ساز وبادیہ سیر انقطاع کن وتبتل الیہ تبتیلا باز گو تجرید قل اللہ ثم ذرھم ورا لعل تفویض واُفوّض امری الی اللہ با قافلہ اہل صدق کونوا مع الصادقین مسافر شو واز مساکن زخارف دنیا کہ انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لھا عبور کن واز سبل مہالک فتنہ کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ بسلامت بگذر واز مناہج مسالک ہدی ان ھذہ تذکرہ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا رہی پیش گیر وبلسان اضطرار امن یجیب

المضطر اذا دعاه باتضرع وزارے برخوان اهدنا الصراط المستقیم تا مبشر عنایت قدیم الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون بالشارت تحیت سلام قولا من رب رحیم پیش بردو دبر حسینیه نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین سوار شود جنات خلد فانقلبوا بنعمة من الله وفضل رحل شود نسیم عزوصال از ہر طرف دروزیدن آید واقداح شراب محبت بایدی سقاة غیب گردان مشاہدہ شود وآہنگ ان هذا كان لكم جزاء وكان سعيكم مشكورا برکشد ومقام انس قسانه وکلم الله موسیٰ تکلیما آغاز کند ودیباچه فلما تجلی ربه للجبل الطاب دہد ونواظر عیون بصائر از سکرات حالات وخر موسیٰ صعقا خبر باز دہد ووجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة را مطالعه کند وعجز معترف آید و بزبان حال باز گوید لا تدركه الابصار وهو یدرک الابصار.

پندرہواں مکتوب

طلب الٰہی میں

اے عزیز! کبھی تو خواہشات کے اوامر ولا تتبع الھوی فیضلك عن سبیل الله (۱) سے منہ موڑ اور غفلت کی دنیا سے ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا (۲) سے باہر نکل اور فاسقوں کی صحبت فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله (۳) سے پرہیز کر اور استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد له من الله (۴) کے بلانے والے

۱۔ خواہشات کی تعبداری مت کر یہ تجھے اللہ کے راستوں سے گمراہ کر دیگی (ص پ ۲۳)

۲۔ اور نہ تعبداری کر اس شخص کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ (کہف پ ۱۵)

۳۔ ہلاکت ہے ان سخت دل والوں کے لئے جو یاد الٰہی سے غافل ہیں۔ (زمر پ ۲۳)

۴۔ تم اللہ کے بلاوے پر لبیک کہو اس دن کے آنے سے پہلے جب کہ اسے کوئی روک نہ سکے گا۔ (سورہ شوریٰ پ ۲۵)

الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبهم لذکر اللہ (۵) کی پکار کو ہوش کے کانوں سے سن اور ایحسب الانسان ان یترك سدیً (۶) کی تنبیہ سے ایک رات ولا یغرنکم باللہ الغرور (۷) کی خواب غفلت سے بیدار ہو اور اہل حضور لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (۸) کے مقامات کی خبر پوچھ اور کعبۂ مقصود کے لئے سر سے پاؤں کا کام لے اور تبتل الیہ تبتیلا (۹) کے راز کے بیابان کو قطع کر اور پھر قل اللہ ثم ذرھم (۱۰) کے اکیلے پن سے وافوض امری الی اللہ (۱۱) کی سپردگی کی سواری کے ذریعے کونوا مع الصادقین (۱۲) کے قافلہ اہل صدق کے

---

۵ : کیا وہ وقت ایمان والوں کیلئے نہیں آیا کہ انکے دل اللہ کی یاد کیلئے نرم ہو جائیں (حدید پ ۲۷)

۶ : کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑا جائیگا۔ (قیامہ پ ۲۹)

۷ : تم اللہ کے ساتھ دھوکے میں مت رہو۔ (فاطر پ ۲۲)

۸ : نہ انکو تجارت اور نہ ہی خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے (نور پ ۱۸)

۹ : تو اس کی طرف پوری طرح رجوع کر۔ (مزمل پ ۲۹)

۱۰ : اللہ کہہ اور سب کو چھوڑ دے۔ (انعام پ ۷)

۱۱ : میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ (مومن پ ۲۴)

۱۲ : سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ (توبہ پ ۱۱)

ساتھ سفر اختیار کر اور دنیاوی زندگی کی چمکیلی (مزین) رہائش گاہوں انا جعلنا ما علی الارض زینة لها (۱۳) کو عبور کر اور انما اموالکم واولادکم فتنة (۱۴) کے فتنے کے ہلاکت والے راستوں سے سلامتی سے گذر جا۔ ان هذه تذکرہ فمن شاء اتخذ الی ربه سبیل ا(۱۵) کے ہدایت کے راستوں کے طریقے کو سامنے رکھ اور امن یجیب المضطر اذا دعاہ (۱۶) کی زبان اضطرار سے تضرع اور زاری کے ساتھ اھدنا الصراط المستقیم (۱۷) پڑھ تاکہ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون (۱۸) کی پرانی عنایت کا خوشخبری دینے والا سلام قولاً من رب رحیم (۱۹) کی مبارکبادکی خوش خبری دے اور سامنے آئے۔

۱۳: ہم نے جو کچھ زمین پر ہے اس کی زینت بنایا۔ (کہف پ ۱۵)

۱۴: تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں۔ (تغابن پ ۲۸)

۱۵: یہ نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ (مزمل ۲۹)

۱۶: کون ہے جو پریشان حال کی پکار سنتا ہے۔ (نمل پ ۲۰)

۱۷: ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ (فاتحہ پ ۱)

۱۸: اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ کوئی غم کریں۔ (یونس پ ۱۱)

۱۹: رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا قول ہوگا۔ (یٰس پ ۲۳)

نصر من الله وفتح قريب وبشر المؤمنين (۲۰) کی سواری پر سوار ہو اور جنات
خلد میں فانقلبوا بنعمة من الله وفضل (۲۱) کا دائی بنے۔ پھر عزت وصل کی ہوا
ہر طرف چلنا شروع ہو جائے اور شراب محبت کے پیالے غیب کے پلانے والے کے
ہاتھوں میں گردش کرتے ہوئے دیکھے اور ان هذا کان لکم جزاء و کان سعیکم
مشکورا (۲۲) کا راگ الاپے اور وکلم الله موسیٰ تکلیما (۲۳) کا فسانہ مقام انس
ومحبت میں شروع ہو جائے اور فلما تجلی ربه للجبل (۲۴) کے آغاز کو طول دے
اور بصیرت کی آنکھوں کو خر موسیٰ صعقا (۲۵) کے جاں گداز بے ہوشی کے حالات کی
خبر دے اور وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة (۲۶) کا [illegible] کرے اور عجز کا
اقرار کرے اور زبان حال سے لاتدرکه الابصار وهو يدرك الابصار (۲۷) کے۔

۲۰: اللہ کی مدد اور فتح قریب ہے۔ (صف پ ۲۸)

۲۱: پس وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس ہوئے۔ (آل عمران پ ۴)

۲۲: یہ تمہاری جزا ہے اور تمہاری کوشش پسندیدہ ہے۔ ([illegible] پ ۲۸)

۲۳: موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کلام کیا۔ (نساء پ ۶)

۲۴: جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی (اعراف پ ۹)

۲۵: موسیٰ علیہ السلام بے ہوش گر پڑے۔ (اعراف پ ۹)

۲۶: انکے چہرے اس وقت تروتازہ ہونگے اور وہ اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔
(قیامہ پ ۲۹)

۲۷: آنکھیں اسکا احاطہ نہیں کر سکتیں بلکہ وہ آنکھوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے (انعام ۷)